۲- جرمن الفاظ

جرمن زبان کے بعض لفظ براہ راست انگریزی میں داخل ہوئے ہیں۔ ان میں سے چند انگریزی کے توسط سے اردو میں آئے ہیں۔ یہ حسب ذیل ہیں۔

اوم (ohm) برقی مزاحمت کی اکائی کے لئے اردو میں برقیات کی اصطلاح کے طور پر رائج ہے۔ اس کا مرکب اوم پیما بھی مروج ہے۔ یہ لفظ دراصل جرمن سائنس دان جی۔ یس اوم (۱۷۸۷ء تا ۱۸۵۴ء) کے نام سے رائج ہوا ہے جس نے برقی مزاحمت کی اکائی کے سلسلہ میں تحقیقاتی کام انجام دیا تھا۔

بسمتھ (bismuth) ایک قسم کی دھات ہے۔

ڈچ (Dutch) ہالینڈ کے باشندے کے لئے مستعمل ہے اور "ولندیزی" کا مترادف ہے۔ جرمن زبان میں اس لفظ کا روپ (deutsch) ہے اور اس کے لفظی معنی ہیں "عوامی" یا "لوگوں سے متعلق"۔ ایک زمانہ میں چونکہ ہالینڈ جرمنی میں شامل تھا اس لئے ہالینڈ کے باشندوں کیلئے جرمن زبان کا یہ لفظ رائج ہو گیا۔

زنک (zinc) یعنی جست تنہا اردو میں غیر مستعمل ہے۔ البتہ اس کے مرکبات جیسے زنک شیٹ۔ زنک وھائٹ پینٹ۔ زنک آکسائیڈ اور زنک کلورائیڈ تحریر میں داخل ہیں۔

فارن ہائیٹ (fahrenheit) اردو میں جرمن ساخت کے تھرمامیٹر کا نام ہے جسے گبریل ڈینیل (۱۶۸۶ء تا ۱۷۳۶ء) ایک جرمن ماہر طبعیات نے ایجاد کیا تھا۔

لینڈو (landau) ایک خاص وضع کی چار پہیے والی گاڑی جس کے ٹاپ کا اگلا اور پچھلا حصہ الگ الگ کھولا یا بند کیا جاسکتا ہے۔ بویریا (جرمن) کے ایک شہر کا نام لینڈو ہے۔ مقام کی مناسبت سے اس شہر کی ایک خاص گاڑی کا نام ہی لینڈو پڑ گیا۔ اردو میں نہ صرف گھوڑوں کی مذکورہ بالا گاڑی بلکہ ایسی موٹر کے لئے بھی لینڈو کا لفظ استعمال ہوتا ہے جسکی چھت بند ہو۔ اس لفظ کے مرکبات لینڈو باڈی بول چال میں اور لینڈو کار تحریر میں رائج ہیں۔

مسمریزم (mesmerism) ۔ یہ جرمن ڈاکٹر مسمر (۱۷۳۴ء تا ۱۸۱۵ء) کا تقریباً ۱۷۶۶ء میں ایجاد کیا ہوا علم ہے جسمیں تصور یا خیال کے ذریعہ دوسروں پر ایک خاص اثر پیدا کیا جاتا ہے۔ موجد کے نام کی رعایت سے اس خاص علم کا نام ہی مسمریزم ہوگیا۔ یہ اردو میں ایک عام لفظ

ہو چکا ہے۔ منشی شیو پرشاد برہمن نے اپنے واسوخت کے ایک بند میں اس لفظ کو
اسطرح باندھا ہے کہ اس کا مفہوم ادا ہو گیا۔

بھر نظر مجھکو پھر اس شوخ نظر نے دیکھا   مسمریزم کا اک عالم ہوا مجھ میں پیدا
دیگئے ہوش و خرد ایک قلم استعفا   آگیا دفتر ادراک میں سناٹا سا

ہرّا (hurrah) تحسین اور مسرت کا جرمن نعرہ ہے۔ ہرّے
اس کی جمع ہے۔ اس کے علاوہ ہپ ہپ ہرّا اور ہپ ہپ ہرے بھی
اردو میں اجتماعی تعریف اور تحسین کے موقعوں پر مستعمل ہیں۔

(الف) ایک جرمن لفظ لو لاطینی میں آیا ہے۔ لولاطینی سے یہ
انگریزی میں گیا ہے اور انگریزی سے اردو میں داخل ہوا ہے۔ یہ لابی
(lobby) ہے جو اردو میں پارلیمنٹ کے اس بڑے کمرہ کے لئے رائج
ہے جس میں پبلک کو آنے کی اجازت ہے۔ اس کا مرکب "لابی باز" بھی
اردو میں رائج ہے۔ ظفر کے ہاں "لابی" کا استعمال ملاحظہ ہو۔

میری نظر میں ہیں مسجد کے منبر و محراب   جمی ہوئی نظر احرار کی ہے لابی پر (چمنستان)[1]

(ب) ایک ایسا جرمن لفظ انگریزی کے توسط سے اردو میں
داخل ہوا ہے جو خود جرمن زبان میں لاطینی سے آیا ہے۔ یہ لفظ ڈرل
(drill) ہے جو ایک خاص قسم کے موٹے اور سفید کپڑے کے لئے اردو
میں مستعمل ہے جس سے عام طور پر پتلون بنائے جاتے ہیں۔ یہ لفظ حقیقت

---

[1] حق ۶۶۶۔

میں ڈرلنگ (drilling) سے ماخوذ ہے جو خود جرمن[1] ڈرلک (drillick) سے بگڑ کر بنا ہے۔ اور جرمن ڈرلک لاطینی "ترِی لِک" (trillic) سے بگڑ کر وجود میں آیا ہے۔

(ج) ایک ایسا جرمن لفظ انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوا ہے جو خود جرمن زبان میں یونانی سے آیا ہے۔ یہ پروٹین (protein) ہے۔ پروٹین غذا کے ایک جز کے معنی میں اردو زبان اور ادب میں رائج ہے۔

اردو میں (لو) جرمن زبانوں کے الفاظ

لو جرمن جرمنی کی وہ زبان ہے جس میں کئی ٹیوٹانی بولیاں شامل ہیں۔ ان ٹیوٹانی بولیوں میں ناروے۔ سویڈن۔ فریس لینڈ یا ندرلینڈ یا ہنوور کی بولیاں داخل ہیں۔ حسب ذیل الفاظ شکل اور صورت[2] کے اعتبار سے لو جرمن زبان سے تعلق رکھتے ہیں اور مختلف اوقات میں انگریزی میں داخل ہوئے ہیں اور انگریزی سے اردو میں لئے گئے ہیں۔

اسپرے (spray) پانی یا رنگ چھڑکنے، بوچھار یا پھوار کو کہتے ہیں۔ (لو) جرمن میں اس لفظ کا روپ (sprei) ہے اور معمولی پھوار کے لئے مستعمل ہے۔ انگریزی میں اس لفظ کا رواج ۱۷۳۵ء سے ہوا۔ اس آلہ کو

---

[1] اسکٹ ۱۸۳۔ [2] ان میں سے چند لفظ ممکن ہے کہ ٹھیٹ انگریزی زبان کے ہوں لیکن ان کی لسانیاتی تاریخ ابھی تک مبہم ہے۔

جس کے ذریعہ رنگ کی بوچھار کی جاتی ہے اسپرینگ مشین کہتے ہیں۔ یہ مرکب بھی اردو میں مروج ہے۔ "اسپرے" عام طور پر افعال کے ساتھ مستعمل ہے جیسے اسپرے کرنا وغیرہ۔

پیاکٹ (packet) بھی اردو میں مستعمل ہے۔ یہ لوجرمن لفظ "پیک" اور فرانسیسی جز "ات" (-et) سے ملکر بنا ہے۔ یہ اردو میں ایک عام لفظ ہے جیسے سگریٹ کا پیاکٹ وغیرہ۔ پول (poll) تنہا مستعمل نہیں ہے۔ البتہ مرکبات کی شکل میں اردو میں رائج ہے مثلاً پولنگ اسٹیشن۔ پولنگ آفیسر۔ پولنگ بوتھ وغیرہ۔ لوجرمن میں اس لفظ کا روپ (polle) ہے۔ پیاک (pack) تاش کے پتوں کے لئے آتا ہے جیسے گنجفہ کا پیاک۔ یہ لفظ گنجفے کے ایک خاص کھیل یعنی رمّی میں ایک اصطلاح کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جب کھلاڑی اپنے پتے میز پر واپس کرتے ہیں تو "پیاک" کہکر پھینک دیتے ہیں۔ یہ لفظ چیزوں کو باندھنے، تہہ کرنے یا لپیٹنے کے لئے بھی مستعمل ہے جیسے کپڑے پیاک کرنا یا سامان پیاک کرنا۔ لوجرمن میں اس لفظ کا روپ (pakk) ہے۔ پیاک کا مشتق "پیکنگ" کاروباری حلقوں میں عام ہے۔

ٹب (tub) کپڑے دھونے، پانی نہانے یا غسل کرنے کے بڑے برتن کو کہتے ہیں۔ یہ لفظ قدیم (لو) جرمن سے ماخوذ ہے۔ درمیانی زمانہ کی

انگریزی میں یہ ٹب (tubbe) کی شکل میں موجود ہے۔ ٹوئل (twill) دوتا گوں کی بناوٹ کے کپڑے کے لیے رائج ہے۔ اس کا ماخوذ لوجرمن زبان کا لفظ ٹوئلن ہے (twillen) جو مذکورہ بالا معنی میں مستعمل ہے۔

مگ (mug) پانی، شراب یا چاء وغیرہ رکھنے کے بڑے گلاس نما برتن کو کہتے ہیں۔ یہ لفظ بالعموم بات چیت میں آتا ہے۔

(الف) لوجرمن کے دو ایسے لفظ انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوئے ہیں جو خود لوجرمن میں جرمن زبان سے آئے ہیں۔

ڈالر (dollar) چاندی کا امریکی سکہ ہے۔ اس لفظ کا ماخذ جرمن زبان کا لفظ تھالر (thaler) ہے۔ (لو) جرمن میں یہ ڈالر (daler) کے روپ میں موجود ہے۔ ڈالر کی سیاست اور ڈالر کی شہنشاہیت کی اصطلاحیں اردو صحافت میں رائج ہیں۔ اردو میں ڈالر سے ڈالری بنالیا گیا ہے جیسے ڈالری ملک یا ڈالری حکومت وغیرہ۔ ڈالر کا یہ روپ (ڈالری) نہ انگریزی میں ہے نہ جرمن میں۔ سوئچ (switch) بجلی کا کھٹکا جس سے برقی رو کا سلسلہ توڑا یا جوڑا جاتا ہے۔ سوئچ اردو افعال کے ساتھ استعمال ہوتا ہے جیسے سوئچ دینا۔ سوئچ کھولنا۔ سوئچ بند کرنا وغیرہ۔ اس سے بنی ہوئی اصطلاحین مثلاً سوئچ آف کرنا یا آن کرنا بول چال میں چالو ہیں۔ اس کا مرکب "سوئچ بورڈ" اردو میں

رائج ہے۔

(ب) ایک قدیم لوجرمن لفظ انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوا ہے یہ بریک (brake) ہے۔ بریک ایک عام لفظ ہے جیسے سائیکل کا بریک۔ موٹر کا بریک۔ پچھلا بریک۔ اگلا بریک وغیرہ۔ اس کے مرکبات میکانیکل بریک اور ہائیڈرالک بریک بھی رائج ہیں۔ علاوہ ازیں بریک ویان کی اصطلاح بھی مروج ہے۔ ریل گاڑی کے ڈبے میں بریک گارڈ کی نشست کے لئے لگا رہتا ہے اسے بریک ویان، بریک کا ڈبہ یا گارڈ کا ڈبہ کہا جاتا ہے۔ "بریک" عام طور پر اردو افعال لگانا۔ ڈالنا۔ مارنا۔ دابنا وغیرہ کے ساتھ آتا ہے۔ یہ سارے مرکب افعال انگریزی کے ترجمے ہیں۔ درمیانی انگریزی اور لوجرمن میں یہ لفظ "بریک" ہی کی شکل میں رائج ہے۔ البتہ ولندیزی زبان میں یہ "براک" (braak) اور قدیم فرانسیسی[1] میں بریک (brac) کے روپ میں موجود ہے۔

---

[1] اسک ۵۹

۳۔ کلٹی الفاظ

ممالک متحدہ برطانیہ کی بعض زبانوں مثلاً آئرستانی[1]۔ گیلک۔ ولش۔ برٹن۔ میانزاور کارنشی کے لئے ایک عام لفظ کلٹی استعمال کیا جاتا ہے۔ حسب ذیل کلٹی لفظ انگریزی زبان کے توسط سے اردو میں داخل ہوئے ہیں۔

ٹوڈی (tory) یہ دراصل آئرستانی لفظ ہے جوائرش اسٹیٹ[2] کے سرکاری کاغذات میں ۱۶۵۶ء میں غیر قانونی قسم کے لوگوں کے مفہوم میں ملتا ہے۔ آئرلینڈ کی زبان میں اس کے لفظی معنی تلاش کرنے والے (لوٹنے والے) یا تعاقب کرنے والے دشمن کے ہیں۔ انگریزی زبان میں اس لفظ کے معنی اور مطالب میں کافی تبدیلی ہوئی۔ انگریزی میں یہ لفظ دقیانوسی، فرسودہ یا قدامت پرست یا قدامت پسند کے مفہوم میں سنہ ۱۶۸۰ء سے استعمال کیا جانے لگا۔ اردو میں اس لفظ کے معنی میں کوئی تبدیلی تو نہیں ہوئی البتہ اس کے روپ میں تھوڑی سی

---

[1] Irish, Gaelic, Welsh, Breton, Manx, & Cornish.

[2] اسک ۵۶۴

تبدیلی ہو گئی۔ چنانچہ انگریزی کا "ر" اردو میں "ڈ" سے بدل گیا۔ اس طرح "توری" بگڑ کر اردو میں "توڈی" ہو گیا ہے۔ چنانچہ ظفر علیخان نے اپنے ایک شعر میں توڈی استعمال کیا ہے۔

نکل آئے ہیں اپنے بل سے توڈی ٭ کہ آپہنچا ہے وقت انتخابات

اس کے مرکبات توڈی پارٹی اور توڈی حکومت بھی اردو میں رائج ہیں۔

ڈاون (down) تنہا غیر مستعمل ہے۔ البتہ دوسرے الفاظ کے ساتھ استعمال میں آتا ہے۔ جیسے ڈاون پسنجر وغیرہ۔

فلالین (flannel) ایک قسم کے اونی کپڑے کے لئے اردو میں یہ لفظ مستعمل ہے۔ ولش زبان میں اس کا روپ فلانن (flannen) ہے۔ اردو کا فلالین انگریزی زبان کے "فلانل" سے بگڑ کر بنا ہے۔ فلالین کے ساتھ پڑھے لکھے لوگوں کی زبان پر فلانل بھی رائج ہے۔

کراکری (crockery) برتن کے مفہوم میں رائج ہے۔ یہ لفظ کراک (Crock) سے بنا ہے۔ جو کلٹی زبان میں کوزہ یا مٹی کے برتن کے معنی دیتا ہے۔

وسکی (whisky) ایک قسم کی شراب کے لئے مستعمل ہے جس میں الکوحل تقریباً ۶۰ فیصد ہوتی ہے۔ یہ دراصل گیلک زبان کا لفظ ہے۔ اس زبان میں یہ لفظ قدیم زمانہ میں آب حیات کے مفہوم میں استعمال

کیا جاتا تھا۔ اردو میں یہ لفظ بہ حذف ھ وسکی مستعمل ہے لیکن انگریزی پڑھے لکھے لوگ "وھسکی" بھی بولتے ہیں۔ اس کا ایک مرکب اسکاچ وسکی بھی اردو میں مروج ہے۔

۴۔ ایطالوی الفاظ

ایطالوی زبان کے حسب ذیل الفاظ انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوئے ہیں۔ لیکن یہ خود ایطالوی میں لاطینی سے آئے ہیں۔

انفلوینزا (influenza) اردو میں وہ بخار مراد ہے جو سردی یا زکام سے آتا ہے۔ **آپیرا** (opera) غنائی تمثیل یا وہ ڈرامہ جس میں نغمہ اور ساز کا عنصر غالب ہو۔ اس کا مرکب آپیرا تھیٹر بھی اردو میں مروج ہے۔ **پیانو** (piano) ایک خاص قسم کے انگریزی باجے کے لئے اردو میں عام لفظ ہے۔ **پورٹیکو** (portico) کسی عمارت کے سامنے ستونوں پر کھڑا ہوا وہ حصہ جہاں موٹریں وغیرہ کھڑی کی جاتی ہیں۔

سائز (size) ناپ یا نمبر کے لئے آتا ہے جیسے ٹوپی، جوتوں یا کپڑوں کا سائز۔ **سوڈا** (soda) عام لفظ ہے۔ اسے کھار بھی کہتے ہیں۔ اس کے کئی مرکبات اردو میں مستعمل ہیں۔ جیسے کھارا سوڈا، میٹھا سوڈا، سوڈا واٹر، سوڈا باٹل، سوڈا بائی کارب، سوڈا فونٹن وغیرہ۔ ایطالوی میں سودو[1] (sodo) بطور اسم مذکر ٹھوس یا سخت کے لئے آتا ہے اور "سوڈا" سودو کا مونث ہے۔

---

[1] لسک ۹۱ ۔

لاطینی میں اس لفظ کا روپ سولیڈس (Solidus) ہے۔ اس سے سوڈیم (Sodium) بھی نکلا ہے۔ **سولو** (Solo) آلہ موسیقی۔ یہ ایطالوی لفظ لاطینی سولس (Solus) سے نکلا ہے اور اکیلا یا تنہا کے معنی دیتا ہے۔

فاشسٹ (fascist) اس سیاسی جماعت کے رکن کیلئے مستعمل ہے جو جنگ عظیم کے دوران میں مسولینی کی قیادت میں قایم ہوئی۔ فاشسٹ کا اسم صفت فاشستی بھی رائج ہے۔ مذکورہ بالا سیاسی پارٹی کے مسلک کے لئے "فاشزم" مستعمل ہے۔ کیفی اعظمی نے ایک شعر میں اس لفظ کو اس طرح باندھا ہے۔

پھینک کر فاشزم کا بارنحوست شانے سے ؛ آج لی دنیا نے پوری سانس اطمینان سے

لاوا (lava) اس پگھلے ہوئے مادہ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جو جوالا مکھی سے بہتا ہے۔

ملیریا (malaria) موسمی بخار (جسے عوام جاڑا بخار بھی کہتے ہیں) کے لئے متبادل اصطلاح کے طور پر اردو میں عام طور پر رائج ہے۔ اس کی صفت یا اسم نسبت "ملیریائی" بھی مروج ہے۔ ملیریا کے اجزائے ترکیبی "مال" (mal) بہ معنی برا یا خراب اور "ایریا" (aria) بمعنی "ہوا" کے مرکب کا لغوی اعتبار سے "خراب ہوا" کا مفہوم ہوتا ہے۔ چنانچہ موسمی بخار کی ایک وجہ ہوائے فاسد یا بخارات فاسد بھی ہیں۔ **میانیفسٹو**

(manifesto) کسی پارٹی (عام طور پر سیاسی) کے منشور یا اس کی پالیسی کے نکات کے لئے اردو میں رائج ہے۔ ایطالوی زبان میں یہ لفظ مذکورہ بالا شکل میں اور لاطینی میں جو اس لفظ کا اصلی ماخذ ہے یہ مینی فسٹس (manifestos) کے روپ میں ملتا ہے۔

گیالونامیٹر (galvanometer) مقناطیسی برق پیما کیلئے بات چیت میں رائج ہے۔ یہ لفظ "گیالوا" اور "میٹر" سے مرکب ہے۔ اٹلی کے سائنس دان گیالوانی ۱۷۹۲ء کے نام سے یہ لفظ ماخوذ ہے جس نے مقناطیسی برق پیما پر تحقیقاتی کام انجام دیا تھا۔ "میٹر" یونانی لاحقہ ہے۔ مذکورہ بالا ایطالوی سائنس دان کے نام پر بعض دوسری ترکیبیں گیلوانی مورچہ۔ گیلونی پٹی۔ گیلونی برق بھی اردو میں رائج ہیں۔

وائلن (violin) ولایتی سارنگی کے لئے نام کے طور پر اردو میں رائج ہے۔

(الف) تین ایطالوی الفاظ انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوئے ہیں جو خود ایطالوی میں قدیم ہائی جرمن سے آئے ہیں۔

(۱) بیالٹ (ballot) اردو میں پرچہ رائے دہی کو کہتے ہیں۔ اس کے مرکبات جیسے بیالٹ بکس، بیالٹ پیپر (بو) وغیرہ اردو میں رائج ہیں۔

---

۵۱ ص ۴۶۳ -

(۲) فرسکو (fresco) قلم سے پانی کے رنگوں میں دیوار یا چھت پر استر کاری کے خشک ہونے سے پہلے تصویر کشی کیلئے رائج ہے۔ اس کا ماخذ قدیم ہائی جرمن کا لفظ فرسک (Frisc) ہے جو ایطالوی میں "فرسکو" ہو گیا۔ ایطالوی زبان میں "فرسکو" تازہ کے لئے مستعمل ہے۔ تازہ استر کاری پر تصویر بنانے کی وجہ سے اس کا نام ہی فرسکو پڑ گیا۔

(۳) راکٹ (rocket) اردو میں تنہا استعمال نہیں ہوتا اس کے مرکبات راکٹ طیارہ اور راکٹ بمبار اردو میں مستعمل ہیں۔ "راکٹ سے چلنے والا طیارہ یا ہوائی جہاز" کی اصطلاح بھی اردو میں رائج ہے۔

(ب) دو الطالوی الفاظ انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوئے ہیں لیکن یہ خود ایطالوی میں ٹیوٹانی سے آئے ہیں۔

بالکنی (balcony) بالا خانے کے برآمدہ کے معنوں میں چالو ہے۔ ایطالوی میں یہ لفظ بالکونی (balcone) کے روپ میں پایا جاتا ہے اور ابتدا میں اسٹیج کے معنی دیتا تھا۔ یہ انگریزی[1] میں سنہ ۱۶۸۰ء میں داخل ہوا اور انگریزی سے اردو میں انیسویں صدی میں آیا۔ لاٹری (lottery) اردو میں ایک عام لفظ ہے جو قرعہ اندازی کے مفہوم میں بیسویں صدی سے استعمال میں آرہا ہے۔

---

[1] سر ۱۹۱

انگریزی[1] زبان میں یہ لفظ ۱۵۶۷ء سے ملتا ہے۔ ایطالوی میں یہ لفظ لوتیریہ (lotteria) کے روپ میں ہے۔

(ج) ایک ایطالوی لفظ انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوا ہے جو خود ایطالوی میں یونانی سے آیا ہے یہ گندولہ (gondola) ہے جو ایک خاص قسم کی کشتی کے لئے مستعمل ہے جو عام طور پر شہر وینس (ایطالیہ) کی نہروں پر چلتی ہے۔ اس کی حیثیت ایک مخصوص چیز کے نام کی سی ہوگئی ہے۔

---

[1] اسک ۳۰۲۔

۵۔ ہسپانوی الفاظ

ہسپانوی زبان کے حسب ذیل الفاظ انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوئے ہیں۔

سنکونا (cinchona) ایک چھال ہے جو دواؤں میں کام آتی ہے۔ ہسپانیہ کے پایۂ تخت میڈرڈ کے جنوب مشرق میں ایک شہر کا نام ہی سنکون ہے۔ سنکون[1] کی کونٹس ۱۶۳۸ء میں بیمار ہو گئی تھی تو مذکورہ بالا چھال کے استعمال کی بدولت اسے صحت ہوئی تھی۔ اس وجہ سے اس چھال کا نام ہی سنکونا پڑ گیا۔ اس میں کونین کا کافی جز ہوتا ہے۔ یہ لفظ بھی انگریزی کے ذریعے اردو میں داخل ہوا ہے۔ سگار (cigar) اردو میں ایک عام لفظ ہے جو "چرٹ" کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ہسپانوی زبان میں اس کا روپ سگارو (cigarro) اور فرانسیسی میں سگارے (cigare) ہے۔ یہ بھی انگریزی کے راستے سے اردو میں داخل ہوا ہے۔

لانچ (launch) سیر و تفریح کی بڑی برقی یا دخانی کشتی کیلئے اردو میں رائج ہے۔ اس کا مرکب "موٹر لانچ" بھی مستعمل ہے۔ اس لفظ کا

---

[1] اسک ۹۱۔

کا ماخذ ہسپانوی زبان کا لفظ "لانچہ" (lancha) ہے۔ پرتگالی میں بھی یہ لفظ اسی معنی اور روپ میں رائج ہے۔

(الف) بعض ہسپانوی الفاظ جن کا ماخذ لاطینی زبان ہے انگریزی میں آئے ہیں اور انگریزی سے اردو میں داخل ہوئے ہیں۔

آرمیڈا (armeda)۔ بحری بیڑا لیکن خاص طور پر بڑے جنگی جہازوں کا وہ بحری بیڑا مراد ہے جسے[1] شاہ ہسپانیہ فلپ ثانی نے ۱۲ جولائی ۱۵۸۸ء میں انگلستان کے خلاف ملکہ الزبتھ کے دور میں روانہ کیا تھا اور جسے انگریزوں نے بری طرح تباہ اور برباد کر دیا تھا۔ ہسپانوی زبان میں آرمیڈا کا اسم مذکر آرمیدو (armado) ہے۔

بروکیڈ (brocade) دیبا، زربفت، جامہ وار یا کامدانی کے مفہوم میں بات چیت میں مستعمل ہے۔ لاطینی میں یہ لفظ بروکس (broccus) اور ہسپانوی میں بروکیدو (brocado) کی شکل میں رائج ہے۔

پیون (peon) چپراسی کے معنی میں بات چیت میں مروج ہے۔ یہ لفظ قدیم فرانسیسی اور ہسپانوی زبانوں میں لاطینی سے آیا ہے۔ لاطینی میں یہ لفظ پان[2] (pawn) کے روپ میں ملتا ہے۔

دسپاچ (dispatch) تنہا غیر مستعمل ہے۔ لیکن اس کا مرکب

---

[1] دی نیو اسٹانڈرڈ انسکوپیڈیا ص ۴۹ [2] Late L. Pedonem

"ڈسپاچ بک" کتابچہ مجاریہ کے مفہوم میں استعمال میں آتا ہے۔

شیری (sherry) ایک قسم کی خوش ذائقہ میٹھی شراب ہے جو عام طور پر کھانے کے بعد پی جاتی ہے۔ یہ لفظ جنوبی ہسپانیہ کے ایک شہر شیریز (Xeres) کے نام سے نکلا ہے جو کیڈز (cadiz) کے قریب ہے اور جو مذکورہ بالا شراب کے لئے مشہور ہے۔ ہسپانوی زبان میں ایکس (X) کا تلفظ چونکہ ش (sh) ہے اس لئے اس شراب کا نام مقام کی مناسبت سے "شیریز" پڑ گیا۔ بعد ازاں کثرت استعمال سے موجودہ روپ "شیری" اختیار کر گیا۔ قدر نے شیری کو اس طرح باندھا ہے۔

نہ رہا محتسب و قاضی و مفتی کا خطر ؎ ہے برانڈی کہیں شیری کہیں بوتل میں بیر

فرم (firm) دکان یا کمپنی کے مفہوم میں مستعمل ہے۔ اس کا ماخذ لاطینی لفظ فرمس (firmus) ہے۔ لاطینی سے ہسپانوی میں یہی لفظ فرمار (firmar) کے روپ میں آیا ہے۔ ہسپانوی سے انگریزی میں یہ فرم کی شکل میں داخل ہوا ہے۔ اردو میں اس لفظ کا انگریزی روپ ہی مروج ہے۔

کارک (cork) ڈاٹ کے معنی میں اردو میں عام طور پر رائج ہے۔ اور ہسپانوی "کارکو" (corcho) سے ماخوذ ہے۔ اردو میں کارک کا بگڑا ہوا روپ "کاگ" ہے جو زبان اور ادب دونوں میں داخل ہو چکا ہے۔ چنانچہ کئی شعراء نے اس لفظ کو اسی روپ میں باندھا ہے۔ مثال کے طور پر بیخود

۱؎ اسک ۱۸۹۔

دہلوی (گفتار بیخود) کا یہ شعر ملاحظہ ہو۔

وضع کا پاس بھی ہے بیخود و میخوار ضرور
کاگ بوتل سے نہ کیجیے سر بازار جدا

علی حیدر طبا طبائی (صوت تغزل) نے بھی اس لفظ کو اسی شکل میں استعمال کیا ہے۔

اڑا کر کاگ شیشہ سے مئے گلگوں نکلتی ہے
شرابی جمع ہیں میخانہ میں ٹوپی اچھلتی ہے

کارگ یا کاگ کی بدولت ہماری زبان میں کئی اصطلاحوں کا اضافہ ہوا ہے۔ مثلاً کاگ کا کا جل پھیرنا۔ جلے کاگ سے رنگنا۔ کاگ پیچ (پیچ کش) وغیرہ۔

کوکین (cocaine) ایک دوا ہے جس سے جلد سن ہو جاتی ہے۔ یہ لفظ ہسپانوی کوکا (coca) سے بنا ہے اور خود کوکہ امریکہ کی ریاست پیرو کے کیوکہ (cuca) سے نکلا ہے۔

(ب) ایک ہسپانوی لفظ جس کا ماخذ ٹیوٹانی ہے انگریزی میں آیا ہے اور انگریزی سے اردو میں داخل ہوا ہے۔

گیابوڈین (gabardine) اردو میں ایک خاص قسم کے موٹے اونی کپڑے کا نام ہے جس کے کوٹ اور پتلون بنائے جاتے ہیں۔

ایک ہائی جرمن نژاد لفظ گوریلا (guerilla) ہے جو بے قاعدہ

لڑائی کرنے والے یا چھاپہ باز یا چھاپہ مار کے لئے مستعمل ہے۔ اس کا مرکب گوریلا لڑائی یا گوریلا جنگ بھی اردو میں رائج ہے۔ یہ لفظ اردو میں انسان سے مشابہت رکھنے والے خونخوار بندر کے لئے بھی مروج ہے۔[1]

(ج) دو ہسپانوی لفظ جن کا ماخذ امریکہ کی میکسیکی (Maxiean) ہے انگریزی میں داخل ہوئے ہیں اور انگریزی سے اردو میں آئے ہیں۔

ٹماٹا (tomato) بھی اردو میں عام لفظ ہے۔ یہ ہسپانوی لفظ جس کا ماخذ میکسیکو (امریکہ) کا ٹماٹل (tomatl) ہے انگریزی میں بگڑ کر ٹماٹا ہو گیا۔ اردو میں انگریزی لفظ کا بگڑا ہوا روپ "ٹماٹر" بھی رائج ہے۔

چاکلیٹ (chocolate) ایک انگریزی مٹھائی کے نام کے طور پر اردو میں عام ہے۔

(چ) ایک ہسپانوی لفظ انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوا ہے۔ یہ ہسپانوی زبان میں لاطینی سے آیا ہے اور لاطینی میں یونانی سے۔

اسپیڈ (spade) تاش کی اصطلاح میں کالے پان کے پتے کیلئے رائج ہے۔

---

[1] guerilla اور gorilla دو مختلف المعنی الفاظ ہیں گوریلا (gorilla) تو انسان سے مشابہ بندر ہے اور (guerilla) ہسپانوی لفظ (guerra) (جنگ) کا اسم تصغیر ہے۔ اور illa (-illa) تصغیر کی علامت ہے۔

۶۔ اسکانڈینیویائی الفاظ

ناروے، سویڈن اور ڈنمارک کو بہ حیثیت مجموعی اسکانڈینیویا کہتے ہیں اور وہاں کی زبانیں اسکانڈینیویائی زبانیں کہلاتی ہیں۔ اسکانڈینیویا کے باشندے جب قدیم زمانہ میں انگلستان میں آباد ہوئے تو اسکانڈینیویائی زبانوں کے بہت سے الفاظ انگلستان کے قدیم باشندوں کی زبانوں میں گھل مل گئے۔ چونکہ ڈنمارک اور خاص طور پر ناروے کے لوگ کثیر تعداد میں انگلستان میں بس گئے تھے اسلئے ناروے کی قدیم زبان یعنی قدیم نارس (Norse) سے انگریزی زیادہ متاثر ہوئی ہے۔ ایک زمانہ کے بعد اسکانڈینیویائی زبانوں کے الفاظ انگریزی میں اس طرح گھل مل گئے کہ صرف لسانیات کے عالم ہی انھیں پہچان سکتے تھے۔ چونکہ اسکانڈینیویائی باشندوں کے انگریزوں سے تمدنی، معاشی اور سیاسی تعلقات صدیوں سے رہے ہیں اس لئے انگریزی میں اسکانڈینیویائی الفاظ کی در آمد کا سلسلہ صدیوں تک جاری رہا۔ ذیل میں ایسے انگریزی الفاظ سے صرفی بحث کی جائے گی جن کا ماخذ اسکانڈینیویائی بولیاں ہیں۔

اسکپ (skip) اچھلنے۔ کودنے یا چھلانگ مارنے کیلئے اردو میں رائج ہے۔ اکبر کا شعر ملاحظہ ہو۔

رکھتے تھے جو بزرگ قدم پھونک پھونک کر
خوگر ہوئے ہیں لیپ کے، اسکپ کے، جمپ کے

اکسل (axle) دھرّا یا دھری۔ یہ مکانیات کی ایک عام اصطلاح ہے۔ اس کا مرکب سنٹرل اکسل بھی اردو میں رائج ہے سیکل کا اکسل، موٹر کا اکسل وغیرہ بھی عام میں۔ **اسکور** (score) تنہا اردو میں زیادہ مستعمل نہیں البتہ دوسرے الفاظ کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے جیسے کرکٹ کا اسکور وغیرہ۔ **اسکاوٹ** (scout) اردو میں ایک عام لفظ ہے اور ایسی جماعت کے رکن کیلئے مروج ہے جس کا مقصد طلباء میں خدمت خلق، نظم و ضبط اور ایثار کا مادہ پیدا کرنا ہے۔ اسکاوٹ کا یہ مفہوم صرف انگریزی میں ارتقاء پایا ہے کیونکہ اسکانڈینیویائی زبانوں میں اسکاوٹ[1] مذاق اڑانے، گولی مارنے یا دوسروں پر دوش لگانے کیلئے مستعمل ہے۔ لاطینی اور فرانسیسی بانوں میں بھی اسکاوٹ کا لفظ ہے لیکن ان زبانوں میں یہ مخبر یا جاسوس کیلئے رائج ہے۔ اس کے مرکبات میں اسکاوٹ ماسٹر، اسکوٹ ریالی، اسکاوٹ ٹروپ، اسکاوٹ لیڈر، اسکاوٹ پٹرول، بائے اسکاوٹ وغیرہ شامل ہیں اور یہ سب کے سب اردو میں مستعمل ہیں۔ اسکوٹنگ بھی اردو میں رائج ہے جو اسکوٹ سے

[1] اسک ۴۶۹ -

مشتق ہے۔ اس کی ایک اصطلاح "اسکاوٹ میلہ" بھی مروج ہے۔

بیگ (bag) چمڑے یا سن کے تھیلے یا خریطہ کیلئے اردو میں عام طور پر رائج ہے۔ اس کا مرکب ہینڈ بیگ بھی کافی عام ہے۔ "بیگ" کو اکبر نے شعر میں اس طرح باندھا ہے۔

ٹرین ایک ہے پھر کیا جو دو ٹکٹ گھر ہوں

کہ اپنا بیگ سنبھالیں ملے پناہ جدا

بال (ball) گولے کے مفہوم میں اسکانڈینیویائی لفظ ہے۔ اس کے مرکبات فٹبال، والی بال، بیس بال وغیرہ اردو میں رائج ہیں۔ ڈانس کے مفہوم میں یہ لفظ بعد کی لاطینی سے لیا ہوا ہے۔ اور مابعد لاطینی سے فرانسیسی، فرانسیسی سے انگریزی اور انگریزی سے اردو میں آیا ہے۔ **بانڈ** (bond) سرکاری تمسک کے مفہوم میں رائج ہے جیسے گورنمنٹ بانڈس (جمع)۔ حکومت ہند کے بانڈس۔ پرائز بانڈ وغیرہ۔ **بوتھ** (booth) میلے یا ہاٹ میں عارضی دکان کو کہتے ہیں۔ لیکن یہ لفظ صرف بول چال میں مستعمل ہے۔ البتہ اس کا مرکب پولنگ بوتھ (انتخاب میں ووٹ دینے کی جگہ) تحریر میں بھی داخل ہے۔

بائی لا (by-law) ذیلی قانون یا قواعد کے معنی رکھتا ہے۔ اس کی جمع یعنی بائی لاز بھی اردو میں مستعمل ہے۔ اکبر نے "قواعد" کے مفہوم میں "بائی لا" کا اس طرح استعمال کیا ہے۔

باتی لاہر رگ کے اندر ٹھیک ہے ،، کی ہے معدے نے کمیٹی پیٹ میں
دم بدم ان کی بھی اک تحریک ہے ،، حضرت نزلہ ہیں صدر انجمن

ٹیک (take) اسکانڈینیویائی لفظ ہے جو بات چیت میں بھی تنہا غیر مستعمل ہے۔ البتہ اس کا ایک مرکب "ٹیک آف" ہوائی جہاز کے زمین سے اٹھنے کی اصطلاح کے طور پر بول چال میں آتا ہے **ٹرسٹ** (trust) بات چیت میں بھی شاذ ہے۔ لیکن اس کا مرکب ٹرسٹ فنڈ تقریر اور تحریر میں مستعمل ہے۔

ٹائٹ (tight) اکیلا استعمال میں نہیں آتا۔ البتہ اس کا مرکب ایر ٹائٹ رائج ہے **ٹفن** (tiffin) دوپہر کا ہلکا کھانا۔ یہ لفظ اینگلو انڈین طبقہ میں بہت مروج ہے۔ یہ لفظ ٹپن کی صورت میں مستعمل تھا۔ اور انشار کے زمانہ میں زبان میں آچکا تھا۔ چنانچہ انشار نے اپنے ایک قصیدہ میں اس لفظ کو اسی روپ میں باندھا ہے۔

حاضری کھائے جو دلی میں تو لندن میں ٹپن

حالیہ زمانہ میں یہ انگریزی تلفظ کے ساتھ پھر داخل ہوا ہے اور بعض افعال کے ساتھ استعمال کیا جا رہا ہے جیسے ٹفن کھانا، ٹفن لانا، ٹفن لیجانا وغیرہ۔

ٹاس (toss) اردو میں کھیلوں کے سلسلہ میں دو طرح مستعمل ہے۔

(۱) سکہ کو اچھال کر اسکے چت یا پٹ ہونے پر کسی مسئلہ کی موافقت یا مخالفت میں فیصلہ کرنا (۲) ٹینس کی اصطلاح میں گیند کو مخالف کھلاڑی کے سر سے

اونچا اچھالنا۔ ٹرام (tram) ایک عام لفظ ہے۔ اس سے کئی مرکبات اور اصطلاحیں بنی ہیں جیسے ٹرام کار، ٹرام گاڑی، ٹرام کی پٹری، ٹرام کا جنکشن وغیرہ۔

ڈیری (dairy) اردو میں تنہا مستعمل نہیں ہے۔ البتہ اس کا مرکب ڈیری فارم ہماری زبان میں عام ہے۔

جمپ (Jump) عموماً کھیل کی اصطلاح کے طور پر اچکنے، کودنے یا چھلانگ مارنے کے لئے رائج ہے۔ اس کے مرکبات لانگ جمپ، ہائی جمپ اور پول جمپ بھی اردو میں مروج ہیں۔ اکبر نے "جمپ" کو اس طرح باندھا ہے۔

رکھتے تھے جو بزرگ قدم پھونک کر
خوگر ہوئے ہیں لیپ کے، اسکپ کے، جمپ کے

جرسی (Jersey) عام ہے۔ ایک قسم کی بنیان۔ جمپر (Jumper) عورتوں کے ڈھیلے ڈھالے جاکٹ کے لئے اردو میں رائج ہے۔ یہ لفظ اسکانڈینیویائی لفظ "جمپ" سے مشتق معلوم ہوتا ہے۔

سیٹ (seat) بیٹھنے کی جگہ کے لئے اور نشست کے معنوں میں اردو میں مروج ہے جیسے سیکل موٹر کی سیٹ وغیرہ۔

فلیگ (flag) جھنڈا، جھنڈی، پھریرا، باوٹا یا علم کے لئے صرف بات چیت میں مستعمل ہے۔ لیکن اس کے مرکبات فلیگ ڈے، فلیگ افسر،

فلیگ شپ تحریر میں بھی آتے ہیں۔ فلیک (flake) تنہا غیر مستعمل ہے لیکن اس کا مرکب گولڈ فلیک ایک اچھے قسم کے سگریٹ کے لئے مروج ہے۔ ناروے اور سویڈن کی زبانوں میں فلیک باریک چھلکے یا ٹکڑے کے لئے رائج ہے۔ انگریزی اور اردو میں بھی یہ لفظ اس مفہوم میں مستعمل ہے خاص طور پر "کارن فلیک" وغیرہ میں۔ فاسٹ (fast) تیز کے معنی میں اسکانڈینیویائی لفظ ہے جو اردو میں زبانوں پر ہے ادب میں نہیں آتا جیسے گھڑی فاسٹ ہے وغیرہ۔ اس کا مرکب "فاسٹ کلر" بول چال میں رائج ہے۔ کھیل کی اصطلاح میں اس کے مرکبات فاسٹ سروس اور فاسٹ بولر مروج ہیں۔ فاسٹ پائیدار کے مفہوم میں بھی مستعمل ہے۔ لیکن اس مفہوم میں یہ لفظ راست انگریزی سے ماخوذ ہے اسکانڈینیویائی سے نہیں۔ فیلو (fellow) اردو میں کئی معنوں میں مستعمل ہے جیسے (۱) ساتھی، دوست، ہم جماعت (۲) کالج کا وہ طیلسانی جسکو کالج کے عملے میں شریک کر لیا گیا ہو اور اسے کالج کی طرف سے کچھ رقم بطور وظیفہ کے دیجاتی ہو (۳) علمی جماعت کا رکن مثلاً یونیورسٹی کی مجلس رفقاء کا فیلو۔ اس کیلئے "رفیق" کا لفظ بھی وضع ہوا تھا لیکن عام نہ ہو سکا۔ "فیلو" کے مرکبات کلاس فیلو اور فیلو شپ بھی اردو میں مروج ہیں۔ اس لفظ میں فے (-fe) کے معنی (جو بطور جزو ترکیبی کے مستعمل ہے) آئس لینڈ[1] کی زبان میں جائداد کے ہیں۔

---

[1] آئس لینڈ ناروے اور گرین لینڈ کے درمیان بحر اوقیانوس میں ایک جزیرہ ہے جو ڈنمارک کے تحت ہے۔

فِٹ (fit) مناسب، درست، چست یا ٹھیک کے مفہوم میں اسکانڈینیویائی لفظ ہے جو اردو میں صرف بول چال میں رائج ہے۔ یہ لفظ پیوست کرنے بٹھانے اور ٹھونکنے یا تنگ کرنے کے معنوں میں بھی مستعمل ہے۔ یہی حال اس کے مشتق یعنی "فٹنگ" کا ہے جو بجلی کے سامان یا مشنری کے پرزوں کے جوڑنے، جمانے یا نصب کرنے کے معنوں میں آتا ہے۔ البتہ اس لفظ کا اسم فاعل یعنی فٹر میکانیات کی اصطلاح میں اردو میں تقریر کے علاوہ تحریر میں بھی رائج ہے۔ فلاٹ (flat) دراز ہوتے یا لیٹ جانے کے معنوں میں بات چیت میں کبھی کبھی آتا ہے جیسے نشہ سے فلاٹ ہو گیا۔ فلاٹ (flat) مکان کی منزل یا مکان کی منزل پر چند کمروں کے رہائشی مقام کیلئے اردو میں عام ہے۔ یہ لفظ سویڈنی زبان میں مذکورہ بالا روپ میں اور ڈنمارکی میں فلاڈ (flad) کی شکل میں پایا جاتا ہے۔

لک (kick) تنہا بات چیت میں بھی رائج ہے۔ فٹ بال میں کک مارنا یا کک مارنے کی اصطلاحیں عام ہیں۔ مگر اس کا مرکب کک اسٹارٹر میکانیات کی اصطلاح کے طور پر تحریر میں بھی رائج ہے۔ کیک[1] (cake) اردو میں عام ہے۔ اس کا مرکب "کیک پیسٹری" بھی زبان زد

---

[1] Etymological Dictionary of the English Language by W. W. Skeat P 71

خاص و عام ہے۔ **کال** (call) انفرادی حیثیت میں غیر مروج ہے۔ البتہ اس کا مرکب "کال بل" طلبی کی گھنٹی کے مفہوم میں بول چال میں آتا ہے۔ حال حال میں ٹیلیفون کے سلسلہ میں "کال" کا لفظ مستعمل ہونے لگا ہے۔ **کلپ** (clip) اسکانڈینویائی زبانوں میں کاٹنے یا قطع کرنے کے معنی میں مستعمل ہے۔ لیکن اردو میں کلپ اس شئے کو کہتے ہیں جسے پتلون یا پائجامے کے نچلے حصہ کو سیکل کی گریس سے محفوظ رکھنے کیلئے لگاتے ہیں۔ علاوہ ازیں عورتیں کپڑوں اور بالوں کو سنبھالنے اور سنوارنے کیلئے بھی اسے استعمال کرتی ہیں۔ کاغذوں کو یکجا کرنے یا باندہ رکھنے کیلئے بھی کلپ استعمال کیجاتی ہے۔ **کلب** (club) اردو میں ایک عام لفظ ہے۔ اسکانڈینویائی زبانوں اور انگریزی میں یہ لفظ (۱) وزنی لکڑی اور (۲) انجمن کیلئے رائج ہے۔ اردو میں یہ لفظ صرف آخرالذکر معنی میں مستعمل ہے۔ اس کے علاوہ یہ لفظ گنجفے کے پتوں میں "پھول" نشان والے پتوں کیلئے بھی مروج ہے۔ **کٹ** (cut) بول چال میں کئی معنوں میں آتا ہے جیسے (۱) ضرب (۲) کاٹ۔ قطع۔ تراش (۳) زخم۔ اس کے مرکبات کٹ پیس، کٹ لس، کٹ اوٹ (برقی اور میکانیات کی اصطلاح جیسے موٹر کا کٹ اوٹ) تحریر میں داخل ہیں۔ کرکٹ یا ٹینس میں گیند کو "کٹ کرنے" کی اصطلاح عام ہے۔

گیر (gear) میکانیات کی اصطلاح ہے۔ یہ اور اس کے مرکبات

گیر بکس، گیر جینیجر، گیر آئیل وغیرہ اردو میں رائج ہیں۔ گن (gun) بندوق، توپ یا رائفل کے لئے ایک عام لفظ ہے۔ اس کے کئی مرکبات اردو میں مستعمل ہیں جیسے ایرگن، برن گن، گن بوٹ، اسٹن گن، گن میٹل (تانبے اور رانگ کا مرکب)، گن شاٹ، گن کاٹن (بھک سے اڑنے والی روئی جسے شورے اور گندک کے تیزاب میں ملا کر بناتے ہیں) وغیرہ۔ گسٹ (guest) بات چیت میں آتا ہے۔ اس کا ایک مرکب گسٹ نائیٹ شب مہمانی (کالجوں میں) کے معنی میں بول چال میں چالو ہے۔ ایک دوسرا مرکب گسٹ ہاؤز تحریر میں بھی داخل ہے۔

لیک (leak) چھید یا دراڑ کے معنی دیتا ہے لیکن اکیلا استعمال میں نہیں آتا۔ اس کا مشتق "لیکیج" زبان پر ہے ادب میں نہیں۔ لیکن یہ لفظ بعض اردو افعال کے ساتھ مستعمل ہے جیسے پانی لیک ہونا، آئیل لیک ہو جانا وغیرہ۔

لگ (leg) تنہا بات چیت میں بھی مستعمل نہیں ہے۔ مگر اس کے مرکبات مثلاً لگ بریک (l. break) اور ال۔ بی۔ ڈبلیو (l. b. w.) کرکٹ کی اصطلاحوں کے طور پر تحریر میں بھی آتے ہیں۔ لا (law) انفرادی طور پر صرف بول چال میں چالو ہے۔ البتہ اس کے مرکبات لا کالج، لا کلاس اور بائی لا تحریر میں داخل ہیں۔ اردو کی ایک اصطلاح "قانون کو اپنے ہاتھ میں لینا" ایک انگریزی اصطلاح (to take the law into one's own hand) کا ترجمہ ہے۔ لگیج (luggage)

سفری اسباب کے واسطے عام لفظ ہے۔ انگریزی کا یہ لفظ در اصل اسکانڈینویائی "لگ" (lug) سے نکلا ہے۔ اسکانڈینویائی زبان میں "لگ" کھینچنے کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ لنچ[1] (lunch) دوپہر کے کھانے کے مفہوم میں ہے۔ لفٹ (lift) وہ آلہ جس کے ذریعے کئی لوگوں یا بھاری وزن کو برقی قوت کے ذریعے نیچے سے اوپر یا اوپر سے نیچے بہت جلد لے جایا جا سکتا ہے۔ اس قسم کے آلے کارخانوں، دواخانوں وغیرہ کی کئی منزلہ عمارتوں اور جہازوں وغیرہ میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس کا مرکب ایر لفٹ بھی اردو میں رائج ہے۔ کسی کو "لفٹ دینا" (موٹر میں جگہ دینا) کی اصطلاح بات چیت میں چالو ہے۔ ولکم (welcome) خوش آمدید کیلئے بات چیت میں مستعمل ہے ادب میں نہیں۔ ہاربر (harbour) تنہا استعمال نہیں کیا جاتا۔ البتہ اسم خاص کے ساتھ جیسے ڈائمنڈ ہاربر اور گولڈن ہاربر اردو میں رائج ہے۔ ہٹ (hit) ضرب لگانے یا وار کرنے کو کہتے ہیں۔ لیکن یہ صرف بات چیت میں مستعمل ہے البتہ ہاکی یا کرکٹ کی ہٹ تحریر میں داخل ہے۔ ہوٹ (hoot) حقارت کے نعرے یا حقارتی کلمہ کے لئے بات چیت میں آتا ہے جیسے ہوٹ کرنا وغیرہ۔ اس سے "ہوٹنگ" بھی بول چال میں رائج ہے۔

(الف) دو اسکانڈینویائی الفاظ ایسے بھی ہیں جو انگریزی کے توسط

---

[1] اسک ۳۰۴۔

سے اردو میں داخل ہوئے ہیں اور خود اسکانڈینیویائی میں لاطینی سے آئے ہیں۔

بُش (bush) اسکانڈینیویائی لفظ ہے اور تنہا غیر مستعمل ہے۔ البتہ اس کے مرکبات مثلاً بُش شرٹ اور بُش کوٹ وغیرہ تحریر اور تقریر میں رائج ہیں۔ لفظ "بُش" میکانیات کی اصطلاح کے طور پر تنہا بھی استعمال میں آتا ہے۔ لوہے یا فولاد کا وہ چھلا جو دھرے یا کسی سوراخ میں لگا رہتا ہے بُش کہلاتا ہے۔ لیکن اس مفہوم میں اس کا ماخذ ولندیزی ہے اسکانڈینیویائی نہیں۔

کیتلی (kettle) چائے دان کے لئے مستعمل ہے لیکن اس لفظ کے اسکانڈینیویائی ماخذ سے بہت کم لوگ واقف ہیں۔ یہ لفظ آئیس لینڈی[1] میں (ketill) ولندیزی میں (ketel) اور جرمن میں (kessel) کے روپ میں موجود ہے۔ یہ لاطینی لفظ کیٹی لس (catillus) سے نکلا ہے جسکے معنی چھوٹے سے پیالے کے ہیں۔ درمیانی زمانہ کی انگریزی میں یہ لفظ کیٹل (ketel) کی شکل میں اسکانڈینیوائی سے آیا ہے۔ اردو میں "کیٹل" بگڑ کر "کیتلی" ہو گیا ہے اور "چاء کی کیتلی" سے اردو بولنے والے بخوبی واقف ہیں۔

(ب) دو ایسے اسکانڈینیویائی الفاظ بھی انگریزی کے ذریعہ اردو میں داخل ہوئے ہیں جو خود اسکانڈینیویائی میں لاطینی سے آئے

---

[1] اسک ۲۷۷

ہیں اور لاطینی میں یونانی سے یہ حسب ذیل ہیں۔

بیکر (beaker) ایک کوپ نما کانچ یا چینی کا برتن جو کیمیا کے تجربہ خانے میں سیال چیزوں کو رکھنے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ یونانی اور لاطینی زبانوں میں یہ لفظ شراب کے پیالہ کے معنی دیتا ہے۔ پروفیسر اسکیٹ[1] کا خیال ہے کہ بیکر کسی مشرقی زبان سے ماخوذ ہے لیکن وہ اس کا ماخذ بتانے سے قاصر ہیں۔ اردو میں یہ غالباً انیسویں صدی کے نصف آخر میں انگریزی سے آیا ہے۔

ریس (race) گھوڑدوڑ کے لئے اردو میں ایک عام لفظ ہے۔ انگریزی میں یہ لفظ گھوڑدوڑ کے علاوہ نسل اور جڑ کے لئے بھی رائج ہے۔ لیکن ان معنوں میں یہ اردو میں رائج نہیں ہوسکا۔ اس کا ایک مرکب ریس کورس تحریر میں اور دوسرے مرکبات مثلاً ریس میٹنگ، ریس ہارس صرف بول چال میں مستعمل ہیں۔ ریس کا مشتق ریسنگ اور ریس کی جمع ریسیس بھی بات چیت میں رائج ہیں۔

(ج) ایک دوسرا اسکانڈینیویائی لفظ انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوا ہے لیکن یہ خود اسکانڈینیویائی میں جرمن سے آیا ہے۔

نکل (nickel) ہے۔ یہ ایک خاص قسم کی سفید دھات ہے۔ نکل دراصل سویڈش زبان کا لفظ ہے۔ سویڈن کے ایک[2] ماہر معدنیات نے

---

[1] اسکیٹ ۴۳ [2] اسکیٹ ۳۴۸

۱۷۵۴ء میں اس سفید دھات کو "نکل" سے موسوم کیا۔ اردو میں یہ لفظ بہ تشدید رائج ہے۔ اور اس کے مرکبات نکل پالش، نکل سلور، نکل پلیٹنگ بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔

فہرست الفاظ

ولندیزی الفاظ

اسٹرائیپ	برانڈی	پٹیٹو	گولف
اسکیپر	بُش	ڈرل	گیس
اسکیٹ	بلف	ڈرحم	لٹمس
اسکیچ	پلگ	ڈگ	لک
اسٹاپ	ٹائے	ڈِک	لینڈاسکیپ
اکائنز	ٹرک	فرلو	واگن
	ٹریگر	کروزر	

جرمن الفاظ

اسپرے	بریک	پروٹین	پیاک
اوم	بسمتھ	پول	پیاکٹ

ٹب ڈرل فارن ہائیٹ مسمریزم
ٹول زنک لابی مگ
ڈچ سوئچ لینڈو ہُرّا

کلٹی الفاظ

ٹوڈی ڈاؤن فلالین کراکری
وسکی

اطالوی الفاظ

آپیرا پیانو فاشسٹ لاوا
انفلوئنزا راکٹ فرِسکو ملیریا
بالکنی سائنز گنڈولہ میانی فسٹو
بیالٹ سوڈا گیالونامیٹر وائلن
پورٹیکو سولو لاٹری

ہسپانوی الفاظ

آرمیڈا اسپیڈ بروکیڈ پیون

ٹماٹا	سگار	فرم	گیبرڈین
چاکلیٹ	سنکونا	کارک	گوریلا
ڈسپاچ	شیری	کوکن	لانچ

اسکانڈینیویائی الفاظ

اسکاوٹ	ٹاس	فٹ	گن
اسکپ	ٹائٹ	فلاٹ	گیر
اسکور	ٹرام	فلاگ	لا
اکسل	ٹرسٹ	فلیک	لفٹ
بال	ٹفن	فیلو	لگیج
بانڈ	ٹیک	کال	لینج
بائی لا	جرسی	کٹ	لیک
بوتھ	جمپ	کلپ	نکل
بیاگ	جمپر	کک	ویلکم
بیکر	ڈیری	کیتلی	ہاربر
....	ریس	کیک	ہٹ
سیٹ	فاسٹ	گسٹ	ہُوٹ

مُصنّف کی دوسری کتابیں

- (۱) ایک ایکٹ کے ڈرامے
- (۲) اردو میں یونانی اور لاطینی الفاظ
- (۳) وجدی
- (۴) پرتگالی زبان کا اثر اردو زبان پر
- (۵) نشری جائزے۔
- (۶) اردو میں فرانسیسی الفاظ
- (۷) اردو میں بعض یورپی زبانوں کے عناصر
- (۸) اردو زبان پر انگریزی زبان کے اثرات
- (۹) اردو میں یوروپی الفاظ کا لسانیاتی مطالعہ
- (۱۰) اردو میں دخیل یورپی الفاظ
- (۱۱) لسانیاتی مقدمات
- (۱۲) ڈاکٹر زور

ملنے کا پتہ

کتاب خانہ عابد روڈ حیدرآباد دکن

اردو میں
بعض
یورپی زبانوں
کے
عناصر

اردو میں

بعض یورپی زبانوں کے عناصر

از

محمد بن عمر ام۔ اے
لکچرار جامعۂ عثمانیہ

ملنے کا پتہ: کتاب خانہ عابد روڈ حیدرآباد دکن

بار اول ۱۹۵۵ء

قیمت ایک روپیہ چار آنے سکۂ ہند

فہرست

صفحہ

اردو میں بعض یورپی زبانوں کے عناصر

اردو زبان کی لفظیات ایک بڑی حد تک عربی، فارسی، سنسکرت، ہندی اور ترکی الفاظ کی مرہون منت ہے لیکن پندرھویں صدی عیسوی کے آخر میں جبکہ پرتگالیوں نے ۱۴۹۸ء میں ہندوستان کے جنوب مغربی ساحل مالابار پر قدم رکھا اردو میں یورپی الفاظ کی درآمد کا سلسلہ دراز شروع ہوگیا۔ جب فرانسیسیوں نے سترھویں اور اٹھارویں صدی عیسوی میں ہندوستان کی جنوب مشرقی بندرگاہوں اور شمالی اور جنوبی ہند کے کئی مقامات سے سیاسی اور تجارتی تعلقات قائم کرلئے تو مقامی باشندوں سے سماجی، معاشی، تمدنی اور فوجی ربط ضبط کی وجہ سے کئی فرانسیسی لفظ مقامی زبانوں میں داخل ہوگئے۔ یورپی زبانوں کے الفاظ کی درآمد کا سلسلہ انگریزوں کے انیسویں صدی عیسوی کے نصف آخر میں ۱۸۵۷ء میں ہمارے ملک میں قدم جمانے سے

اور بھی زیادہ وسیع اور بسیط ہو گیا۔ اردو میں نہ صرف پرتگالی، فرانسیسی، ولندیزی اور انگریزی سے سینکڑوں لفظ داخل ہوئے ہیں بلکہ یونانی، لاطینی، جرمن، ایطالوی، ہسپانوی، اسکاینڈینیویائی، ٹیوٹانی اور کلٹی ماخذ کے بہت سے لفظ انگریزی کے توسط سے ہماری زبان میں داخل ہو گئے ہیں جن کی وجہ سے نہ صرف اس کی وسعت اور ہمہ گیری میں اضافہ ہوا ہے بلکہ وہ ایک بین قومی نوعیت کی حامل ہو چکی ہے۔

وہ نفسیاتی کیفیات۔ سماجی حالات۔ اور لسانیاتی عناصر جن کے تحت اردو میں یورپی الفاظ کی ایک کثیر تعداد داخل ہو چکی ہے ان کا تجزیہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ جب دو مختلف زبان بولنے والے اشخاص ایک دوسرے سے قریب رہتے ہیں تو ایک زمانے کے بعد ان کی زبانیں بھی ایک دوسرے سے متاثر ہونے لگتی ہیں۔ یہ صورت اس وقت بھی پیدا ہوتی ہے جب مختلف زبانیں بولنے والے برسوں ایک دوسرے کے قریب زندگی گزارنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ ان کے آپس میں دوستانہ تجارتی اور معاشرتی تعلقات ہوں تو ایک زبان کے الفاظ دوسری زبان میں آسانی سے داخل ہوتے ہیں جیسے یونانی اور لاطینی، فرانسیسی اور جرمن زبانوں کی صورت میں ہوا۔

الفاظ کا ایک زبان سے دوسری زبان میں داخل ہونا ان کے بولنے والوں کے سیاسی، ثقافتی، معاشی، تجارتی، مذہبی، علمی،

ادبی، اور سائنسی تعلقات اور ان تعلقات کی مدت، وسعت اور گہرائی پر بھی منحصر ہے۔

ایک قوم جب دوسری زبان بولنے والی قوم پر فتح پاتی ہے اور فوج و پولیس کے ذریعہ سیاسی تسلط قائم رکھتی ہے تو ایسی صورت میں بھی محکوم قوم کی زبان میں چند سیاسی اور انتظامی نوعیت کے الفاظ داخل تو ہو جاتے ہیں لیکن انکی شکل وصورت ہیئت و ترکیب میں کوئی زیادہ فرق پیدا نہیں ہوتا۔

سیاسی آزادی کے بعد بیرونی زبان کے تمام اثرات زائل ہو جاتے ہیں اور وہ زبان جیسی کی ویسی رہ جاتی ہے۔ سوائے ان چند بدیسی الفاظ کے جو اس کے رگ وریشہ میں سرایت کر چکے ہوں۔ یہ صورت اس وقت بھی پیدا ہوتی ہے جب حاکم قوم کے افراد نہ صرف محکوم قوم کے لوگوں سے الگ تھلگ رہ کر اپنی انفرادی حیثیت برقرار رکھتے ہیں بلکہ وطن سے گہرے اور استوار تعلقات بھی قائم رکھتے ہیں

جب فاتح قوم کسی ملک میں بڑی تعداد میں ہمیشہ کے لئے بس جاتی ہے تو اس کی زبان عموماً محکوم ملک کی زبان پر چھا جاتی ہے اور ملکی زبان کو یا تو دبا دیتی ہے یا پھر ختم کر دیتی ہے یہی حال انگلستان کے قدیم ترین باشندوں کی زبان کا ہوا چنانچہ اینگلس اور سیکسن جب بڑی تعداد میں انگلستان پر قابض ہو گئے تو انگلو سیکسن زبان یعنی قدیم انگریزی ملک پر چھا گئی۔ انگریزی زبان کا اقتدار

ان ہی اسباب کے تحت ہمیں اسٹریلیا، نیوزی لینڈ، امریکہ اور جنوبی افریقہ میں نظر آتا ہے۔

فاتح اور مفتوح قوموں کے ارتباط سے الفاظ عام طور پر اور کثرت کے ساتھ حاکم کی زبان سے محکوم کی زبان میں داخل ہوتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ بعض الفاظ محکوم قوم کی زبان سے حاکم قوم کی زبان میں بھی جاتے ہیں لیکن ان کی تعداد بہت تھوڑی اور انکی نوعیت بھی خاص ہوتی ہے۔ اس خیال کی تائید ہندوستان کی تاریخ کے اوراق سے ہوتی ہے۔ جب آریا ہندوستان کے شمال میں فاتح کی حیثیت سے داخل ہوئے اور مقامی ڈراوڑی باشندوں کو مغلوب کر کے ہندوستان پر چھا گئے تو ان کی زبان کے بہت سے الفاظ ڈراوڑی زبانوں میں گھس گئے۔ برخلاف اس کے صرف چند ڈراوڑی الفاظ ویدوں، سنسکرت یا پراکرت میں پائے جاتے ہیں۔ اسی طرح جب مسلمانوں نے ہندوستان فتح کیا اور فاتح و مفتوح ایک ہی ملک میں رہنے لگے تو نہ صرف ان کی زبان یعنی (فارسی) کے الفاظ مقامی زبانوں میں کثیر تعداد میں داخل ہو گئے بلکہ آپس کے میل جول اور باہمی تعلقات اور یگانگت کی وجہ سے اردو زبان نے جنم لیا۔

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ الفاظ بغیر کسی علاقہ واری قربت کے ہزاروں میل کا فاصلہ طے کر کے کتابوں، رسائل اور ترجموں کے ذریعے ایک زبان سے دوسری زبان میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اس صورت

میں الفاظ پہلے تو لکھنے پڑھنے کی زبان میں آتے ہیں اور بعد میں عوام کی لفظیات میں داخل ہو جاتے ہیں۔ یہ عام طور پر علمی اور سائینٹیفک نوعیت کے ہوتے ہیں۔

بعض وقت الفاظ ایک زبان سے دوسری زبان میں ایک سے زائد مرتبہ مختلف ادوار میں بھی داخل ہوئے ہیں۔

اکثر اوقات الفاظ ایک زبان سے دوسری زبان میں ایک تیسری زبان کے توسط سے داخل ہوتے ہیں۔ یہ تیسری زبان پہلی دو زبانوں کے درمیان واسطہ کا کام دیتی ہے۔ مثلاً انگریزی میں بہت سے یونانی، لاطینی، اور ایطالوی الفاظ فرانسیسی کے ذریعہ داخل ہوئے ہیں۔ اسیطرح اردو میں بہت سی یورپی زبانوں کے الفاظ انگریزی کے توسط سے آئے ہیں۔ چنانچہ یونانی۔ لاطینی۔ فرانسیسی۔ ایطالوی۔ جرمن۔ اسکانڈینیویائی۔ ہسپانوی۔ ولندیزی کے کئی الفاظ اردو میں راست نہیں بلکہ انگریزی کے توسط سے داخل ہوئے ہیں۔

ولندیزی۔ جرمن۔ کلٹی۔ ایطالوی۔ ہسپانوی۔ اسکانڈینیویائی زبانوں سے اردو میں چونکہ الفاظ کی ایک قابل لحاظ تعداد داخل ہوئی ہے اس لئے ان میں سے چند کی یہاں صراحت کی جاتی ہے۔ مثلاً

(ا) ولندیزی الفاظ:۔

اسکیٹ۔ اسٹرائپ۔ بلف۔ برانڈی۔ پلگ۔ ٹائے۔ ٹرک۔ ڈک۔ ڈاک۔ ڈرل۔ ڈرم۔ گیس۔ گولف۔ اسناپ۔

اسکپر۔ فرلو۔ واگن وغیرہ۔

(۲) جرمن الفاظ:۔

ادم۔ لبسمتھہ۔ ڈچ۔ فارن ہائیٹ۔ لینڈو۔ زنک۔ بریک۔ ٹوئل۔ مسمریزم وغیرہ۔

(۳) کلٹی الفاظ:۔

ٹوڈی۔ فلالین۔ وہسکی۔ ڈاون۔ کراکری وغیرہ۔

(۴) ایطالوی الفاظ:۔

انفلوئنزا۔ آپیرا۔ پیانو۔ پورٹیکو۔ سوڈا۔ سولو۔ فاشسٹ۔ لاوا۔ ملیریا۔ وائلن وغیرہ۔

(۵) ہسپانوی الفاظ:۔

سنکونا۔ سگار۔ لانچ۔ چاکلیٹ۔ ٹماٹا۔ آرمیڈا۔ شیری بروکیڈ۔ فرم۔ کارک۔ کوکن۔ پیون وغیرہ۔

(۶) اسکاینڈنیویائی الفاظ:۔

اکسل۔ اسکوٹ۔ بیاگ۔ ٹفن۔ ٹرام۔ جمپ۔ جرسی۔ ڈیری۔ اسکپ۔ جمپر۔ کیک۔ کلب۔ گیر۔ گن۔ لفٹ۔ لگیج وغیرہ

اردو میں یورپی الفاظ کے تعلق سے ہمیں انیسویں صدی عیسوی کے نصف آخر کی ان علمی وادبی تحریکات اوران ذہنی اور نفسیاتی رجحانات پر بھی نظر ڈالنی چاہئے جو ہند میں ہماری زندگی پر اثر انداز ہورہے تھے۔ اس زمانے میں بہت سے نئے

علوم و فنون جیسے انشائیہ۔ ناول۔ ڈراما کے علاوہ۔ سائنس فلسفہ منطق اور کچھ میکانیکی علوم بھی اردو سے پہلے پہل روشناس ہوئے۔ بعض صورتوں میں تو یہ صحیح ہے کہ اردو میں پہلے سے بنی بنائی اصطلاحیں موجود نہیں تھیں۔ ایسی حالت میں اردو مصنفین کا یورپی یا انگریزی اصطلاحوں کو عام افہام و تفہیم کی خاطر اختیار کر لینا کوئی ناگوار بات نہیں تھی۔ لیکن بعض وقت اور خاص طور پر ابتدائی دور میں یہ بھی ہوا کہ اردو میں پہلے سے رائج بعض الفاظ میں نئے مفہوم کی سمائی کی گنجائش نہ دیکھ کر یا ان کو نئے انگریزی مفہوم کو ظاہر کرنے کا اہل نہ سمجھ کر بھی ہمارے بعض لکھنے والوں نے انگریزی بدیسی لفظوں کے استعمال ہی کو ترجیح دی۔ ایسے علماء میں سر سید کے عہد کے سارے ہی لکھنے والے شامل ہیں۔ خود سر سید نے بھی جو اس عہد کی عظیم ہستی اور اصلاحی تحریکوں کے بانی ہیں، بہت سے یورپی لفظوں کے انگریزی روپ جیسے سیویلزیشن۔ پنشن۔ نیچر۔ نیچری۔ نیچرل۔ کلچر۔ فلاسفی۔ گورنمنٹ۔ پولیٹیکل وغیرہ کے استعمال کو برا نہیں سمجھا۔ اس دور کے دوسرے علماء اور خاص طور پر سر سید کے اسکول کے لکھنے والے جیسے حالی، شبلی، ذکاء اللہ، نذیر احمد وغیرہ تو سر سید ہی کے پیرو تھے۔ اپنے قائد کی طرف سے انگریزی لفظوں کے استعمال کے جواز کا فتویٰ پا کر ان کا اپنی تحریر و تقریر میں انگریزی لفظوں کو استعمال نہ کرنا خلاف عادت بات ہوتی۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ

حالی جیسا سنجیدہ انشا پرداز بھی بہت سے انگریزی لفظوں کو اپنے اشعار اور اپنی دوسری تحریروں میں استعمال کرنے سے باز نہ رہ سکا۔ چنانچہ حالی کے پاس بھی ہم کو یورپی اور انگریزی الفاظ کے استعمال کی کافی مثالیں ملتی ہیں۔ ان میں چند لفظ ٹیکس۔ ڈام فول۔ اینگلو سیکسن۔ کنگڈم۔ یونین فیلڈ۔ کمیٹی۔ نیشن۔ رفارم۔ رفارمر۔ سین۔ سینری۔ پالیٹکس۔ ایجوکیشن وغیرہ ہیں۔ اس زمانے میں انگریزی لفظوں کو برتنے کی یہ دوڑ ہر انشا پرداز یا شاعر کے پاس اسی تناسب کے ساتھ دکھائی دیتی ہے جس تناسب کے ساتھ وہ ترقی پرور یا رجعت پسند خیالات کا حامل تھا۔ حد یہ ہے کہ شبلی جیسا قدامت پسند عالم بھی تبرکاً یا تیمناً ہی سہی چند انگریزی لفظوں کو استعمال کرنے سے احتراز نہ کر سکا۔

علی گڈھ سے جو یہ تحریک اٹھی تو اس زمانے کے ہر صوبے کے لکھنے والوں تک تیزی کے ساتھ پہنچ گئی۔ سرسید کا اسکول اس زمانے میں اپنے دور کا ترقی پسند اسکول سمجھا جاتا تھا اور اسکی پیروی کسی نہ کسی حد تک ہر ایسے لکھنے والے کے لئے ضروری ہو گئی تھی جو اپنے کو ترقی پرور خیالات کا حامی ظاہر کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ علی گڈھ سے بہت دور لکھنؤ میں شرر، چکبست، سرور جہان آبادی حتی کہ مولانا امیر مینائی بھی اس اثر سے محفوظ نہ رہ سکے اور بہت سے انگریزی لفظوں کو ان لکھنے والوں نے بے تکلف استعمال کیا ہے۔

ایسے لفظوں کی چند مثالیں حسب ذیل ہیں۔

اسپنج۔ البم۔ بگل۔ بلینک ورس۔ پنشن۔ پاکٹ۔ پیکیٹ۔ پارلیمینٹ۔ بنڈل۔ بیلون۔ بوتل۔ بال۔ بیوٹی۔ تھیٹر۔ ٹکٹ۔ جاکٹ۔ چاپ۔ مٹن۔ رول۔ کلب۔ لیڈی۔ لکچر۔ لبرل۔ ہوم رول۔ نائٹ۔

اس دور اصلاح اور تحریک کے بعد جب بعض انشا پردازوں اور شاعروں کو ادب میں نئی روشنی کو اپنانے کی یہ کوششیں ناگوار بھی گزریں اور اس کی تضحیک کی خاطر انھوں نے جو پیرایہ اختیار کیا اس کے نتیجہ کے طور پر اور بھی زیادہ لفظ یورپی زبانوں کے اردو میں برتے گئے۔ ایسے لکھنے والوں میں اکبر الہ آبادی کا ذکر خاص طور پر کیا جاسکتا ہے۔ بعد میں ظفر علی خاں بھی اس گروہ میں شامل ہوگئے تھے۔ اکبر نے جتنے انگریزی اور یورپی نژاد لفظ اپنی اردو شاعری میں استعمال کئے ہیں اتنے لفظ شاید دوسرے سارے شاعر اور انشاء پرداز ابتداء سے لے کر آج تک بھی استعمال نہ کرسکے ہونگے۔

اس میں شک نہیں کہ اکبر نے اکثر انگریزی لفظ تضحیک اور تفنن کی خاطر استعمال کئے ہیں۔ لیکن ان کے انگریزی لفظوں کو استعمال کرنے کی ایک نفسیاتی بنیاد یہ بھی سمجھ میں آتی ہے کہ شاید انھوں نے نئی روشنی کے علمبرداروں اور انگریزی پڑھے لکھے مگر راستے سے بھٹکے ہوئے لوگوں کو راہ راست پر لانے کے لئے

ان ہی کی زبان اور ان ہی کی اصطلاحوں میں مخاطب کرنے کو ترجیح دی۔ بعینہ یہی کیفیت ظفر علی خاں ظفرؔ کی بھی معلوم ہوتی ہے۔ اقبال جیسا سنجیدہ فکر شاعر بھی کئی انگریزی اور یورپی نژاد لفظوں کو استعمال کرنے سے باز نہ رہ سکا لیکن یہ زیادہ تر اس زمانہ کا ذکر ہے جب وہ اکبر کے انداز شاعری سے متاثر تھے۔ چنانچہ سین۔ پل۔ پل۔ بوٹ۔ ٹو۔ ایجنڈا۔ الیکشن۔ افسر۔ ہیڈ۔ آنریری۔ امپیریل۔ ووٹ۔ فلیٹ۔ کنٹر۔ کونسل۔ کمیٹی۔ ممبری۔ سرٹیفکٹ جیسے الفاظ جو اقبال نے استعمال کئے ہیں اس زمانے سے تعلق رکھتے ہیں۔

کبھی کبھی یہ بھی ہوا ہے کہ اردو شاعروں اور انشاء پردازوں نے انگریزی لفظ محض اس غرض سے استعمال کئے کہ انھیں ایک خاص خیال کو ظاہر کرنے کے لئے مسلمہ لفظ مل جاتے تھے۔

جوشؔ ترقی پسندوں کے امام سمجھے جاتے ہیں۔ انھیں کی طرح اس دور کے اکثر ترقی پسند شعراء کے پاس بھی انگریزی اور یورپی الفاظ کے استعمال کی کثرت کے یہی اسباب معلوم ہوتے ہیں۔ ایک خاص بات ترقی پسند شعراء کے پاس یہ دیکھی گئی ہے کہ انکا استفادہ انگریزی تک محدود نہیں ہے بلکہ وہ فرانسیسی اور روسی الفاظ کا بھی بے تکلف استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ پچھلے چند برسوں کے اندر اندر ریپوتاژ۔ کمیسار یہ۔ پرولیتاریت۔ بورژوا استعمال

میں آ چکے ہیں۔ ان کے علاوہ ٹکنیک۔ فلم۔ ہال۔ آرٹسٹ۔ آرٹ۔ جیپ۔ یونین جیک۔ کیفے۔ ٹامی جیسے کئی لفظ کیفی اعظمی۔ سردار جعفری۔ فراق گورکھپوری۔ سلام مچھلی شہری۔ اختر انصاری۔ اسرار الحق۔ یحییٰ اعظمی کی نظموں میں استعمال میں آ رہے ہیں۔

تاریخ اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ ایسی ساری نئی تہذیبی اور علمی چیزیں جو دوسرے مقامات سے کسی ملک میں درآمد ہوئیں ان کے ساتھ لفظ بھی زبان میں دخیل ہو گئے۔ جدید فارسی میں سینکڑوں دخیل فرانسیسی لفظ ملتے ہیں حتیٰ کہ عربی بھی باوجود اپنی ساری وسعتوں کے بہت سی نئی چیزوں کے ساتھ نئے لفظ بھی لینے سے نہ بچ سکی۔ مثال کے طور پر فلسفہ۔ منجنیق۔ اثیر۔ شطرنج وغیرہ جیسے لفظ پیش کئے جا سکتے ہیں۔ جدید عربی میں تو ایسی مثالیں اور بھی زیادہ نظر آئینگی۔ ہندی۔ بنگالی اور گجراتی میں ایسے دخیل یورپی لفظوں کی طویل فہرستیں ڈاکٹر دھیریندر ورما "نے ہندی ساہتیہ کا اتہاس" ڈاکٹر سنتی کمار چٹرجی نے "آریجن اینڈ ڈولپمنٹ آف دی بنگالی لینگویج" اور ڈویتیا نے "گجراتی لنگویج اینڈ لٹریچر" میں دی ہیں۔

نئے سائنسی علوم جب اردو سے روشناس ہوئے تو ظاہر ہے کہ وہ اپنی اصطلاحیں بھی ساتھ لائے۔

پہلے پہل ان علوم کو اردو سے روشناس کرنے کی کوششیں کچھ

زیادہ منظم طور پر نہیں کی گئیں۔ اردو کے لکھنے والوں کو انگریزی میں مستعمل لفظوں ہی کو استعمال کرنے میں سہولت نظر آئی۔ بعد میں شمس الامراء نے دکھن میں، نصیر الدین حیدر نے لکھنؤ میں اور اس کے بعد سر سید احمد خاں نے سائنٹیفک سوسائٹی کے ذریعہ علیگڈھ میں یہ کام شروع کیا تو کچھ تنظیمی صورت پیدا ہوئی۔ پھر بھی اصطلاحوں کی حد تک کچھ زیادہ تشفی بخش پیش رفت نہ ہو سکی۔ یہ کام جامعہ عثمانیہ کے دار الترجمہ کا منتظر رہا۔ یہ صحیح ہے کہ جامعہ عثمانیہ میں اردو میں نئی اصطلاحوں کو بنانے کا کام نہایت اہتمام سے سر انجام پاتا رہا۔ اور اس سلسلہ میں خاصی پیش رفت بھی ہوئی لیکن نئے حالات نے اس سارے سلسلہ ہی کو ختم کر دیا۔

میکانکی علوم کی حد تک تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اصطلاحیں جو یورپ سے درآمد ہوئیں وہ اردو میں بھی جوں کی توں در آتی چلی آئیں۔ اور ان کو اپنی جگہ سے ہٹانے کی تھوڑی بہت جو کوششیں جامعہ عثمانیہ کی طرف سے ہوئیں بھی تو کچھ پیش نہ جا سکیں۔ اس کے نتیجہ کے طور پر سارے میکانکی علوم کی زبان یورپی اصطلاحوں سے لدی ہوئی بلکہ سیر حاصل معلوم ہوتی ہے۔

اس قسم کے تحقیقاتی اور لسانیاتی مطالعہ کی اہمیت اور مقبولیت کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ یورپ کی زبانوں میں تقریباً ہر سال نئے لفظوں کی درآمد اور ان کے ماخذوں

وغیرہ پر بسیط کتابیں لکھی جاتی ہیں اور ایک بڑھتی ہوئی اور ابھرتی ہوئی زبان میں نئے لفظوں کی درآمد کا سلسلہ کبھی ختم ہوتا نظر نہیں آتا۔ میرا مقصد اس موضوع پر قلم اٹھانے سے صرف یہی ہے کہ جو یورپی اور انگریزی لفظ اردو بول چال، تحریر و ادب میں رائج ہو گئے ہیں ان کا ہر پہلو سے مطالعہ کیا جائے اور ان کے ماخذوں، مرکبات، مشتقات اور دوسرے متعلقہ امور پر روشنی ڈالی جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ دخیل لفظوں کی نئی تشکیلوں، استعمال، صوتی اور معنیاتی تبدیلیوں کے سمت کی بھی جہاں تک ممکن ہو نشان دہی کی جائے۔

فہرست مخففات

حق	انگلش اردو ڈکشنری مرتبہ عبدالحق
ج ۳	جامع اللغات جلد سوم
اسک	Etymological Dictionary of the English Language
سر	History of Foreign words in English Serjeantson

اردو میں بعض یورپی زبانوں کے عناصر

یونانیوں اور پرتگیزوں کے بعد جس یورپی قوم نے ہندوستان کے ساحلی مقامات سے تجارت کی وہ ولندیزی (ڈچ) ہے۔ اردو نے چند الفاظ ولندیزی زبان سے بھی لئے ہیں۔ یہ ڈچ الفاظ کچھ تو انگریزی کے توسط سے اردو میں آئے ہیں اور کچھ ان ولندیزی سیاحوں، جہازرانوں اور تاجروں کی وجہ سے داخل ہوئے ہیں جن کے دو صدی سے زیادہ عرصہ تک ہند کے ساحلی مقامات سے معاشی تعلقات تھے۔ ان الفاظ پر غور و خوض کرنے سے پہلے ہندوستان میں ولندیزیوں کی آمد اور ان کے مقامی باشندوں سے تعلقات کا سرسری جائزہ لینا ضروری ہے۔

ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی

پرتگالی تاجر جو ہندوستان سے سامان لے جاکر یورپ کی اہم تجارتی بندرگاہوں

اور شہروں میں فروخت کرتے تھے ان میں ایمسٹرڈم بھی شامل تھا لیکن جب ۱۵۷۲ء میں ولیم آف آرنج کی قیادت میں ہالینڈ نے ہسپانیہ کی سیادت سے آزادی حاصل کی اور خود پرتگال پر ۱۵۸۰ء میں اسپین کے بادشاہ فلپ دوم کا قبضہ ہو گیا تو ولندیزیوں کے پرتگالیوں سے تجارتی تعلقات بھی ختم ہو گئے۔ ہندوستان سے بیش قیمت تجارت کو قایم رکھنے کے لئے ولندیزیوں نے اپنے جہازران اور سیاح مشرق کی طرف روانہ کئے تاکہ پرتگیزیوں اور اسپین والوں سے بے نیاز ہو کر ہند سے تجارت کے لئے کوئی نیا راستہ[1] دریافت کریں۔ انگریز اور ولندیزیوں کے مشرق میں آنے کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ پوپ الگزینڈر ششم نے دنیا کے دو حصے کر کے مغرب اسپین کو اور مشرق پرتگال کو دے دیا کیونکہ یہ دونوں سلطنتیں رومن کیتھولک تھیں۔ ان کی رقابت میں انگریز اور ولندیزی جو پروٹسٹنٹ تھے باہر نکلے اور پرتگالیوں کو نیچا دکھا کر اپنے قدم جمانے لگے۔ جب ہسپانوی آرمیڈا کو انگریزوں نے ۱۵۸۸ء میں شکست فاش دی تو نہ صرف انگریزوں بلکہ ولندیزیوں کے حوصلے بہت بلند ہو گئے۔ انھوں نے راس امید کی جانب سے ہندوستان سے تجارت کے راستوں کی دریافت کا کام شروع کر دیا۔ ندرلینڈ کا ایک باشندہ

---

1 British India by R. W. Frazer P. 21

جو مشرق میں (۱۳) سال سیاحت کر چکا تھا [1] ۱۵۹۵ء میں جب اپنا سفر نامہ شائع کیا تو ولندیزیوں نے ہندوستان کے دریائی سفر کی ٹھان لی. چنانچہ اسی سال ۱۵۹۵ء کارنیلیس ہوٹمان (Cornelius Houtman) کی سرکردگی میں چار جہاز مشرق کے سفر کے لئے ہالینڈ سے روانہ ہوئے۔ یہ ولندیزی راس امید اور ہندوستان کے بعض مشرقی اور مغربی ساحلی مقامات کی سیاحت کرتے ہوئے ۱۵۹۶ء میں سماترا اور بانتم تک پہنچ گئے. ۱۵۹۶ء سے ۱۶۰۱ء تک بہت سی خانگی تجارتی کمپنیاں ہندوستان اور دوسرے مشرقی ممالک سے تجارت کرنے کے لئے ہالینڈ میں قائم ہوگئیں۔ اس پانچ سال کے عرصہ میں پندرہ مہمین اور (۶۵) جہاز ہالینڈ کے مختلف بحری مرکزوں سے مشرق کے لئے روانہ ہوئے۔ ۱۶۰۲ء میں یہ تمام چھوٹی کمپنیاں ایک بڑی کمپنی یعنی دی ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی (The Dutch East India Company) میں ضم ہوگئیں تاکہ ایک بڑے پیمانہ پر اور منظم طریقہ سے ہندوستان کی ساحلی منڈیوں سے تجارت کی جائے. اس کمپنی کے قیام میں ہالینڈ کے ایک بڑے وزیر کی ذاتی دلچسپی اور کوشش کو بڑا دخل تھا۔ حکومت نے اس کمپنی کو مشرق سے تجارت کرنے (۲۱) سالہ اجارہ بھی عطا فرمایا۔ حکومت کی جانب سے کمپنی کے حسابات کی باضابطہ تنقیح

(1) Van Linschotten
(2) The Indian Empire by Hunter P. 425

ہوا کرتی تھی۔ کمپنی کے نظماء ولندیزی حکومت کے تحت کام کرتے تھے۔ ۱۶۰۹ء

میں جب کمپنی کے کاروبار میں بے حد وسعت ہو گئی تو مشرق سے تجارتی،

فوجی اور سیاسی تعلقات کو مستحکم اور منضبط کرنے کے لئے ایک مرکزی طاقت

کی ضرورت محسوس ہوئی۔ چنانچہ ۲۷ نومبر ۱۶۰۹ء[1] کو پیٹر بوتھ (Pieter

Both) کو ہالینڈ کی حکومت کی جانب سے مشرقی مقبوضات،

تجارتی منڈیوں اور کوٹھیوں کے جملہ کاروبار سنبھالنے اور مقامی لوگوں

سے نپٹنے اور ڈچ مفادات کی حفاظت کے لئے گورنر جنرل بنایا گیا۔ پیٹر

بوتھ کی مدد اور مشورہ کے لئے پانچ اراکین کی ایک کونسل بھی بنائی گئی

جس کا نام کونسل آف اسٹیٹ برائے ہند رکھا گیا۔ ۱۶۰۷ء سے ۱۸۹۳ء

تک ہالینڈ نے مشرق کو تقریباً (۶۰) گورنر جنرل روانہ کئے۔

ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی جس میں ہالینڈ کے تمام صوبوں کا سرمایہ لگا ہوا

تھا اور حکومت کی پوری امداد حاصل تھی اور جسے مشرق میں جنگ وصلح

و معاہدوں اور مقبوضہ ملکوں کے الحاق کا اختیار حاصل تھا (۶۰) سال

کے عرصہ میں حیرت انگیز کامیابیاں حاصل کیں۔ موجودہ بٹاویہ مشرق

میں ولندیزی سمندر پار سلطنت کا پایہ تخت قرار پایا۔ ساحل[2] مالابار

---

1. Dinver's Dutch Activities in the East PP. 69-79

2. Dutch Beginnings in India Proper
by T I Poonem PP. 11-13, 48

پر دو مقامات یعنی کالی کٹ اور کنانور اور ساحل کارامنڈل پر چار مقامات مثلاً تیگناپٹنم (Tegnapatnam)، پولی کوٹ (Pulikot)۔ پتاپولی (Petapolli) اور مسولی پٹم ان کے مشہور تجارتی مرکز تھے۔

ولندیزیوں نے نہ صرف ہندوستان کے مشرقی اور مغربی ساحلوں پر اپنی تجارتی کوٹھیاں قایم کیں بلکہ لنکا۔ سماٹرا۔ جاوا۔ ملایا۔ اور خلیج فارس و بحیرہ احمر کی اہم تجارتی بندرگاہوں میں بھی تجارتی مرکز قایم کئے۔ بہ صورت بنگال اور گولکنڈہ سے تجارتی تعلقات پیدا کئے اور راس امید پر ایک ولندیزی نو آبادی کی بنا ڈالی۔ گولکنڈے میں ولندیزیوں نے ایک کارخانہ قائم کیا تھا جس میں رنگ تیار ہوتے تھے۔

ولندیزیوں کی پالیسی کے بنیادی مقاصد مشرق میں جوز۔ جوتری۔ لونگ۔ کالی مرچ۔ دار چینی۔ ادرک اور دوسرے گرم مسالوں کی اجارہ داری حاصل کرنا، پرتگیزیوں کو جنوب مشرق سے نکال باہر کرنا اور انگریزوں پر عرصہ حیات تنگ کرنا تھا۔ چنانچہ ۱۶۰۵ء میں انھوں نے مشرق میں امبوئین (Amboyna) پرتگیزوں سے حاصل کیا اور ۱۶۲۳ء میں اسی مقام پر ایک انگریزی تجارتی کمپنی کو کافی نقصان پہنچایا اور اس کے ملازموں کو اس بری طرح قتل کر دیا کہ انگریز اس سمت سے ہندوستان کی طرف متوجہ ہو گئے اور اس طرح ہند میں

برطانوی سلطنت کی بنیاد پڑی۔

مشرق میں ولندیزیوں کا عروج

ولندیزیوں نے سنہ ۱۶۳۹ء میں گوا کا محاصرہ کیا۔ سنہ ۱۶۴۰ء میں ملاکا (Malacca) پر قبضہ جمایا۔ سنہ ۱۶۵۲ء میں پہلی ڈچ فیاکٹری ساحل مدراس پر بنائی۔ سنہ ۱۶۵۶ء میں کالی کٹ فتح کیا اور اسی سال کنانور میں گھس کر اسکی قلعہ بندی کی۔ سنہ ۱۶۵۸ء میں پرتگیزوں کو لنکا کی تجارت سے محروم کردیا۔ سنہ ۱۶۵۹ء میں ساحل کارامنڈل کے بندرگاہ نیگپٹم سے بیدخل کردیا۔ سنہ ۱۶۶۴ء تک ساحل مالابار سے انہیں ہٹا دیا۔ سنہ ۱۶۶۹ء میں انھیں بندرگاہ مالیاپور (Maliapur) یا سینٹ ٹھوم اور بندرگاہ مکاسر (Macassar) سے نکال دیا اور سنہ ۱۶۹۳ء میں فرانسیسیوں کو پانڈیچری سے مار بھگایا اور چار سال تک وہاں حکومت کرتے رہے[1]۔

سترھویں صدی کی ابتداء میں یورپ کی دو طاقتور پروٹسٹنٹ حکومتوں انگلستان اور ہالینڈ کی یہ کوشش رہی کہ اسپین اور پرتگال کی رومن کیتھولک حکومتوں کے اثر و نفوذ کو ہندوستان اور مشرقی جزائر الہند (East Indies) سے ختم کردیں۔ اس مشن میں ہالینڈ نے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ اس نے نہ صرف پرتگیزوں کو مشرقی جزائر الہند، لنکا اور ہندستان

1. The Indian Empire by Hunter P. 425

کے اکثر مقبوضات سے (سوائے گوا۔ دمن اور دیو) نکال باہر کیا بلکہ جنوب مشرقی ایشیا میں ایک عظیم الشان سلطنت قایم کرلی جس کا انیسویں صدی کے وسط میں خاتمہ ہوا ۔ جب ہسپانیہ اور پرتگال ان دو ملکوں کی ملوکیت پسندی کے راستے سے ہٹ گئے تو یہ ایک دوسرے کے حریف بن گئے۔ انگریزوں نے بہت جلد بھانپ لیا کہ ڈچ انہیں نہ صرف مشرقی جزائر الہند بلکہ ہندوستان کی تجارت سے بھی محروم کرنے کے عزایم رکھتے ہیں۔ اس معاشی و سیاسی رقابت کی وجہ سے ۱۶۵۲ء سے ۱۶۷۴ء تک انگلستان اور ہالینڈ کے درمیان یورپ اور ایشیا میں تین جنگیں لڑی گئیں۔ ان لڑائیوں کی وجہ سے انگلستان طاقتور اور ہالینڈ کمزور ہوتا گیا۔ علاوہ ازیں انگلستان نے نہایت ہوشیاری سے یورپ میں فرانس اور ہالینڈ کو ایک دوسرے سے لڑا دیا اور بدیں وجہ ہندوستان میں ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی اور فرنچ کمپنی ایک دوسرے سے لڑ پڑے۔ ۱۶۹۷ء میں ہالینڈ ان لڑائیوں سے اتنا کمزور ہوگیا کہ وہ وسیع پیمانہ پر ہندوستان اور مشرقی جزائر الہند سے اپنی منفعت بخش تجارت جاری نہ رکھ سکا۔ کمپنی کے ولندیزی عہدہ داروں نے اپنے طور پر خانگی تجارت شروع کردی اور ملکی یا قومی مفاد کا کوئی خیال نہ رکھا۔ ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی کے کاروبار میں ایک معاشی بحران پیدا ہوگیا۔

ولندیزیوں کا زوال | مذکورہ بالا بحران کی ذمہ داری زیادہ تر

ولندیزی حکومت اور اس کی تجارتی کمپنی کی اس پالیسی پر ہے جو اس نے مشرق میں اختیار کی۔ مشرق میں ولندیزیوں نے مقامی لوگوں سے گہرے اور مضبوط سماجی، معاشرتی یا معاشی روابط قایم کرنے کی بجائے صرف لوٹ کھسوٹ، ظلم و تشدد اور فوری منافع کا زیادہ خیال رکھا۔ ہند کے مشرقی و مغربی سواحل سے ملک کے اندر گھسنے کی بجائے صرف ساحلی علاقوں کی تجارت پر قائع ہو گئے۔ وہ مشرق کی تجارت میں دنیا کی کسی قوم کو کوئی موقع نہیں دینا چاہتے تھے۔ پرتگیزوں۔ اسپین والوں۔ فرانسیسیوں اور انگریزوں کو ہندوستان اور مشرقی جزائرالہند سے دور رکھنے کے لئے انھوں نے اتنی لڑائیاں لڑیں اور ہار دیں کہ سیاسی اور معاشی حیثیت سے ان کا دیوالیہ نکل گیا۔

اٹھارویں صدی عیسوی میں انگریز اتنے طاقتور ہو گئے تھے کہ انھوں نے ولندیزیوں کے مقبوضات پر دست درازی شروع کر دی۔ ۱۷۵۹ء میں لارڈ کلیو (Lord Clive) نے چن سورہ[1] (Chinsurah) کو ولندیزیوں سے فتح کر کے ان کی حربی طاقت اور قومی وقار کو زبردست دھکہ پہنچایا۔ اٹھارویں صدی کے آخر میں ہندوستان کی تجارتی منڈیوں

---

[1] اٹھارویں صدی میں کلکتہ انگریزوں کا، چندرنگر فرانسیسیوں کا اور چندسورہ ولندیزیوں کا صدر مقام تھا۔ چندسورہ چندرنگر سے دو میل شمال کی طرف واقع ہے۔

اور ساحلی علاقوں میں ان کی رہی سہی ساکھ بھی ختم ہوگئی۔ چنانچہ ۱۷۹۵ء میں انگریزوں نے ولندیزیوں کے ساحل مالا بار اور ساحل کارامنڈل کے اکثر مقبوضات پر اپنا قبضہ جما لیا۔ ۱۸۲۴ء تک انگریزوں نے ولندیزیوں کو ہندوستان کی بندرگاہوں سے چن چن کر نکال باہر کیا اور جنوب مشرقی ایشیا میں انکی شاندار اور وسیع مملکت سکڑ کر صرف چند علاقوں تک محدود ہو گئی۔

موجودہ زمانہ میں ہند کے مشرق و مغرب کے ساحلی شہروں کے چند قدیم مکانوں، ان کی چھتوں اور بعض گرجاؤں کی نقش کاری اور نہروں اور بعض عمارتوں کے طرز تعمیر سے ہالینڈ کے دوسو بائیس سالہ استعماری دور کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ لیکن ولندیزیوں کی ناقابل فراموش یادگار وہ ولندیزی الفاظ ہیں جو اردو میں براہ راست یا بالواسطہ داخل ہو چکے ہیں۔ ان الفاظ میں ڈرل، ڈرم، ڈاک، پلگ، واگن، ڈک، گولف، کرکٹ، بش، برانڈی، ڈک، گیس، لتمس، بلف، لینڈ اسکیپ، لک وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

ولندیزی الفاظ

ذیل میں ایسے ولندیزی الفاظ سے بحث کی گئی ہے جو انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوئے ہیں۔

اسناپ (snap) اکیلا رائج نہیں ہے لیکن اس کا ایک مرکب اسناپ شاٹ بے خبری میں فوٹو لینے کے مفہوم میں مروج ہے۔ **اسکپر** (skipper) کھیلوں کے کپتان اور خاصکر کرکٹ کے کپتان کے لئے بات چیت میں رائج ہے۔ **اسکیٹ** (skate) منجمد برف پر چلنے یا پھسلنے کی ایک خاص قسم کی کھڑاؤں کے مفہوم میں اردو تحریر اور تقریر میں مستعمل ہے۔ اس کا مشتق "اسکیٹنگ" بھی ہماری زبان میں رائج ہے جیسے اسکیٹنگ کلب۔ اسکیٹنگ کرنا وغیرہ۔ انگریزی میں پہلے پہل یہ لفظ اسکیٹس (skates) کی شکل میں رائج ہوا۔ چونکہ انگریزی میں آخری "ایس" بالعموم جمع کی علامت ہے اس لئے مغالطے کی بنا پر اسم واحد کے لئے یہ (S) بعد میں متروک ہوگئی۔ انگریزی لفظ ولندیزی اسم واحد اسکاتس[1] (schaats)

[1] اسکٹ ۱۳۸۸

سے اخذ کیا گیا ہے۔ درمیانی ولندیزی میں یہ اسکیسن (skaetsen) کے روپ میں ملتا ہے۔ ولندیزی میں یہ لفظ فرانسیسی ایکاسّے (echasse) سے لیا گیا ہے۔ خود فرانسیسی میں یہ لوجرمن اسکیک (schake) سے بنا ہے۔

اسٹرائپ (stripe) کپڑے پر چوڑی دھاری کے مفہوم میں اردو بول چال میں چالو ہے۔ اس کا ماخذ ولندیزی لفظ استریپ (streep) ہے۔ درمیانی ولندیزی میں یہ (strijpe) کے روپ میں ملتا ہے۔ انگریزی اور اردو کے علاوہ یہ لفظ بعض مغربی زبانوں[1] میں حسب ذیل اشکال میں ملتا ہے۔

لوجرمن	اسٹرائپ	(stripe)
ناروی[2]	استریپہ	(stripa)
ڈنمارکی[3]	استریبي	(stribe)
جرمن	اسٹریفن	(streifen)
درمیانی ہائی جرمن	استریف	(streif)

بلف (bluff) دھونس، گیدڑ بھبکی یا مغالطہ کے معنوں میں اردو بول چال میں رائج ہے۔ خاص کر تاش کے کھیل میں کھلاڑی مخالف کو جب اپنے ہاتھ کے پتوں کی کمزوری یا طاقت کے متعلق غلط فہمی میں رکھنے

---

[1] اسکٹ ۵۲۴۔ [2] ناروے کی زبان نارویجین (Norwegian)

[3] ڈنمارک کی زبان

کی کوشش کرتا ہے تو بلف۔ بلف مارنا یا بلف کرنا کی اصطلاحیں استعمال کی جاتی ہیں۔ اس لفظ کا ماخذ ولندیزی[1] زبان کا ایک لفظ ہے۔ یہ لفظ درمیانی ولندیزی میں بلاف (blaf) کے روپ میں اور "چوڑے" کے معنی میں پایا جاتا ہے۔ پرانڈی (brandy) ایک قسم کی شراب کے معنی میں (جس میں الکوحل کی پچاس فیصد سے زیادہ مقدار ہو) اردو زبان و ادب میں رائج ہے۔ یہ لفظ ولندیزی زبان کے برانڈی[2] وجن (brande-wijn) سے اخذ کیا گیا ہے جو درمیانی ولندیزی میں براندوجن (brand wijn) کے روپ میں ملتا ہے۔ ولندیزی زبان میں "برانڈ یا برانڈی جلی ہوئی یا کشید کی ہوئی کیلئے اور "وجن" وائن یعنی شراب کے معنوں میں مستعمل ہیں۔ اس لئے "برانڈ وجن" یا "برانڈی وجن" (جدید ولندیزی میں) کشید کی ہوئی وائن کے لئے مروج ہیں۔ انگریزی میں یہ لفظ پہلے پہل ولندیزی کی تقلید میں "برانڈ۔ وائن" (brand-wine) یا "برانڈی۔ وائن" (brandy wine) کی مرکب شکل میں استعمال ہوا۔ لیکن بعد میں ان دونوں مطالب کو ظاہر کرنے صرف ایک لفظ یعنی "برانڈی" رواج پایا۔ اسی صورت میں یہ لفظ اردو میں عام ہے۔ پلگ (plug) میکانیات کی ایک اصطلاح

---

[1] اسک ۵۳ [2] اسک ۶۰

کے طور پر ڈاٹ۔ ڈٹّا۔ گٹا۔ میخ یا پچڑ کے مفہوم میں اردو میں رائج ہے جیسے موٹر پلگ یا موٹر کا پلگ وغیرہ۔ انگریزی زبان میں یہ لفظ ۱۶۵۸ء سے پہلے[1] آیا ہے۔ انگریزی میں یہ لفظ ولندیزی سے آیا ہے۔ درمیانی ولندیزی میں یہ[2] پلگی (plugge) کی شکل میں ملتا ہے۔ لو جرمن میں بھی اس لفظ کی شکل وصورت وہی ہے جو درمیانی ولندیزی میں ہے۔ سویڈنی زبان میں بھی لفظ پلگ (plugg) کے روپ میں ملتا ہے۔

ٹیٹو[3] (tatto) اسکوٹنگ کی ایک اصطلاح کے طور پر اردو بول چال میں آتا ہے۔ چنانچہ جب اسکاوٹ کو باجون کی آواز کے ذریعہ اپنی اپنی جگہ پر واپس بلایا جاتا ہے تو ٹیٹو کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔ رات میں مشعلوں کے ذریعہ فوجی کرتب دکھانے کو بھی ٹیٹو کہتے ہیں۔ انگریزی میں یہ لفظ ٹپٹو (taptoe) کی شکل میں ۱۶۶۳ء سے پہلے[4] رائج ہو چکا تھا۔ لیکن بعد میں یہ ٹیٹو کی شکل میں بدل گیا۔ اس کا اصلی ماخذ ولندیزی تیپتو (taptoe) ہے۔ جسم کو گود کر نقش بنانے کو بھی ٹیٹو کہتے ہیں۔ لیکن اس مفہوم میں اس کا ماخذ تھیتی[5] (Tahitian) بولی ہے۔

---

[1] (a) Hexham. ed. 1658 (b) Skinner. ed. 1671

[2] اسکٹ ۳۹۸ - [3] یہ ولندیزی یا لو جرمن زبان کا لفظ ہے۔ اسکٹ ۵۴۴

[4] اسکٹ ۵۴۴ - [5] تھیتی (Tahiti) جنوبی بحرالکاہل میں فرانس کا ایک نوآبادیاتی جزیرہ جس کا رقبہ ۶۰۰ مربع میل اور آبادی تقریباً ۱۲ ہزار ہے،

ٹائے (toy) کھلونے کے مفہوم میں کچھ مرکبات میں رائج ہے جیسے ٹائے شاپ وغیرہ۔ یہ لفظ ولندیزی توئیگ (twig) سے ماخوذ ہے۔ ٹرک (trick) انگریزی میں کئی معنوں میں مستعمل ہے جیسے چال یا فریب۔ داؤ پیچ۔ کرتب۔ انداز۔ شرارت۔ آراستہ کرنا۔ پٹ (تاش) یا پتے جو ایک بازی میں کھیلے جائیں۔ یہ ولندیزی لفظ اردو میں چال یا فریب اور (زیادہ تر) گنجفے کی اصطلاح کے طور پر بات چیت میں مستعمل ہے۔ یہ لفظ انگریزی میں راست ولندیزی زبان[1] سے سولھویں صدی عیسوی میں آیا ہے۔ یہ خالص ولندیزی لفظ نہیں ہے۔ کیونکہ ولندیزی میں یہ فرانسیسی سے آیا ہے اور خود فرانسیسی میں لاطینی سے۔ ٹریگر (trigger) لبلبی یا بندوق کے گھوڑے کے معنی میں بول چال میں آتا ہے۔ انگریزی میں یہ لفظ ابتدأً ٹریکر (tricker) کے روپ میں رائج تھا۔ بعد ازاں بگڑ کر ٹریگر ہوگیا۔ ٹریگر دراصل ولندیزی تریکر (trekker) سے ماخوذ ہے۔

ڈک (deck) جہاز کے عرشہ کے مفہوم میں اردو میں بات چیت میں مستعمل ہے۔ ولندیزی زبان[2] کا ڈک (dek) اس لفظ کا ماخذ ہے۔ ڈک (dock) جہاز کی گودی کے معنی میں یہ غالباً ولندیزی[3] سے انگریزی میں آیا ہے اور انگریزی سے اردو میں داخل ہوا ہے۔ درمیانی ولندیزی

---

[1] اسک ۲، ۵۷ [2] اسک ۱۳۱ [3] اسک ۱۴۸

میں یہ لفظ بندرگاہ کے مفہوم میں اوردوکے (docke) کے روپ میں ملتا ہے۔ جدید ولندیزی میں یہ دوک (dok) کی شکل میں پایا جاتا ہے۔ انگریزی کے علاوہ یہ بعض یورپی زبانوں میں بھی مذکورہ بالا مفہوم میں مستعمل ہے۔ مثلاً ڈنمارک اور جرمن کی زبانوں میں ڈوکے (dokke, docke) کے روپ میں رائج ہے تو سویڈنی میں ڈوکّا (docka) کی شکل میں مروج ہے۔ انگریزی میں ڈاک ایک بوٹی کے لئے بھی آتا ہے لیکن اس کا ماخذ خالص انگریزی زبان ہے ولندیزی نہیں۔ ڈرل (drill) فوجی یا نیم فوجی تربیت یا کھلے میدان میں طلباء کی جسمانی تربیت یا ورزش کے مفہوم میں اردو میں ایک عام لفظ ہے۔ اس کا مرکب ڈرل ماسٹر بھی ہماری زبان میں مروج ہے۔ اس مفہوم کے علاوہ یہ لفظ اردو میں (انگریزی زبان کی طرح) برما یا برما سے سوراخ کرنے کے معنی میں بھی رائج ہے۔ اس لفظ کا ماخذ ولندیزی زبان کا فعل[1] دریلن (drillen) ہے جو مذکورہ بالا دونوں معنوں میں مستعمل ہے۔ درمیانی ہائی جرمن میں یہ پلٹنے کے معنی میں اور درلن (drellen) کے روپ میں اور لوجرمن میں مضبوطی سے کسی شئے کو موڑنے کے مفہوم میں اور درال (drill) کی شکل میں رائج ہے۔ میری سارجنٹس[2] کے مطابق

---

[1] اسک ۱۵۳

[2] History of Foreign Words in English P. 180

یہ لفظ ۱۶۴۰ء میں انگریزی زبان میں رائج ہو چکا تھا۔ سپاہیوں کی جسمانی تربیت کے معنی میں یہ لفظ دراصل ۱۶۳۷ء سے پہلے ہی رائج ہو چکا تھا۔ کیونکہ انگلستان کے ایک مشہور ڈرامہ نویس بن جانسن (۱۵۷۳ء تا ۱۶۳۷ء) نے اپنے کلام[1] میں اس لفظ کے ولندیزی ماخذ کی طرف اشارہ کیا ہے۔

"ڈرل" اردو میں موٹے کپڑے کیلئے بھی مستعمل ہے لیکن اس مفہوم میں اس کا ماخذ لاطینی زبان ہے ولندیزی نہیں۔ ڈرم (drum) بڑے ڈھول اور پیپا کے[2] معنوں میں اردو میں رائج ہے۔ اس کے علاوہ یہ طبل کے[3] مفہوم میں بات چیت میں بھی آتا ہے۔ درمیانی ولندیزی[4] میں یہ لفظ ترومہ (tromme) کے روپ میں ملتا ہے۔ اور جدید ولندیزی میں تروم (trom) کی شکل میں پایا جاتا ہے۔ سولھویں صدی عیسوی میں یہ ولندیزی لفظ بگڑ کر "ڈرم" کی صورت میں انگریزی میں رائج ہو گیا۔ یورپ کی دوسری زبانوں میں بھی یہ لفظ حسب ذیل شکلوں میں اور مذکورہ بالا مفہوم میں ملتا ہے۔

قدیم ہائی جرمن	ترمبا (trumbā) ترمپا (trumpā)
درمیانی ہائی جرمن	ترمّے (trumme)

---

[1] Ben Jonson's Underwoods LX 11. 1. 29.

[2] ج ۳ - ۱۳۶ [3] اسک ۱۵۴۔

آئس لینڈی ترمبہ (trumba)

اطالوی ترومبہ (tromba)

ہسپانوی ترومپہ (trompa)

ڈک (duck) ایک قسم کے موٹے کپڑے کے معنی میں ولندیزی لفظ ڈوئیک (doek) سے ماخوذ ہے۔ یہ لفظ بط یا بطخ کے لئے بھی مستعمل ہے۔ مگر اس مفہوم میں اس کا ماخذ انگریزی زبان ہے ولندیزی نہیں۔ ڈک بادبانوں اور ملاحوں کے لباس کے کام بھی آتا ہے۔ اس خاص قسم کے کپڑے کے مفہوم میں یہ بعض یورپی[1] زبانوں میں بھی رائج ہے مثلاً

ڈنمارکی ڈگ (dug)

سویڈنی ڈک (duk)

آئس لینڈی ڈیوکر (dukr)

جرمن ٹک (tuch)

قدیم ہائی جرمن ٹوح (tuoh)

گیس (gas) اردو میں عام ہے۔ جیسے کیفی اعظمی کے اس شعر میں۔

گولیاں خوں میں بھری تھیں زقند ؛ گیس نظروں پہ ڈالتی تھی کمند[2]

یہ ولندیزی زبان کا لفظ ہے۔ بلجیم کے ایک سائنس دان نے

---

[1] اسک ۱۵۱ [2] آخر شب ص ۱۲۲ [3] Van Helmont

۱۷۲۴ء سے قبل اس کے دو نام تجویز کئے تھے ایک بلیس اور دوسرا گیس۔ آخر الذکر رائج ہو گیا اور اول الذکر متروک۔ یہ لفظ اردو میں ایک اصطلاح کے طور پر مروج ہے جیسے اکسی جن گیس۔ بد بودار گیس۔ زہریلی گیس۔ گیس کے شعلے وغیرہ۔ یہ لفظ اردو افعال و مصادر کے ساتھ بھی استعمال میں آتا ہے جیسے گیس بنانا۔ بھرنا۔ بننا۔ مہیا کرنا۔ پھینکنا۔ جلنا وغیرہ کے ساتھ ——— جمع کی صورت میں بھی یہ لفظ اردو میں رائج ہے۔ مثلاً پیٹ میں گیسس جمع ہونا یا گیسس کی بیماری وغیرہ۔ اردو میں اس کی جمع "گیسوں" بھی رائج ہے۔ اردو کی کئی مروجہ اصطلاحیں جیسے گیس کا کوئلہ (g. coal) گیس کی روشنی (g. light) گیس ناپنے کا آلہ (g. meter) گیس کا چولھا (g. oven) گیس کا کارخانہ (g. works) وغیرہ مترادف انگریزی اصطلاحوں سے ماخوذ ہیں۔ گولف (golf) ایک قسم کے میدانی کھیل کے معنی میں اردو میں رائج ہے۔ انگریزی زبان میں اس کھیل کا ذکر پہلے پہل ۱۴۵۷ء[1] میں ملتا ہے۔ یہ لفظ ولندیزی زبان سے لیا گیا ہے۔ ولندیزی میں اس کھیل کا نام کولف (kolf) ہے جو لکڑی کے ایک ڈنڈے اور گیند سے کھیلا جاتا ہے۔ یہ لفظ بعض یورپی[2]

---

[1] In Acts of James II of scotland c. 71. ed 1566 " the futball and the golf "

[2] اسک ۲۱۷

زبانوں میں معنی اور ہجا کی تبدیلیوں کے ساتھ رائج ہے مثلاً۔

زبان	لفظ	معنی
لو جرمن	کلف (kulf)	ہاکی اسٹک
آئس لینڈی	کولفر (kōlfr)	گھٹنے کا لٹکن
"	کیلفہ (kylfa)	ڈنڈا
ڈنمارکی	کولبے (kolbe)	کسی ہتھیار کا مٹھ یا دستہ
سویڈنی	کولف (kolf)	مٹھ یا دستہ
جرمن	کولبے (kolbe)	ڈنڈا یا لٹھ

لینڈ اسکیپ (landscape) بری منظر یا ان کی تصویر یا قدرتی مناظر کے مشابہ باغ کے مفہوم میں انگریزی داں لوگوں کی زبان پر ہے ادب میں نہیں آتا۔ لیکن پینٹنگ کی ایک اصطلاح کی حیثیت سے یہ تحریر میں بھی آتا ہے۔ بعض ناموں جیسے لینڈ اسکیپ گارڈن میں یہ لفظ آتا ہے۔ لینڈ اسکیپ پہلے پہل انگریزی میں لینڈ اسکیپ (landskip) کے روپ میں رائج تھا بعد کو موجودہ شکل میں رائج ہوا۔ لینڈ اسکیپ ولندیزی[۱] لفظ (landschap) سے ماخوذ ہے جو ولندیزی نقاشوں کی ایک خاص اصطلاح ہے۔ انگریزوں نے اصل

---

۱ اسک ۸۳۔

میں ولندیزی نقاشوں سے اس لفظ کو لیا۔ اور اردو نے اس ولندیزی لفظ کو انگریزی کے ذریعہ حاصل کیا۔ لِٹمس (litmus) علم کیمیا میں ایک خاص قسم کے رنگین کاغذ کے لئے رائج ہے۔ اردو میں یہ لفظ لِتمس کے علاوہ لیٹمس اور ریتمس کے روپ میں بھی مروج ہے۔ اس کا ماخذ ولندیزی زبان کا ایک لفظ (lakmoes) ہے۔ انگریزی لیتمس اس ولندیزی[1] لفظ کی بگڑی ہوی شکل ہے۔

واگن (waggon) مال گاڑی کے کھلے یا بند ڈبے کے معنی میں اردو تحریر و تقریر میں رائج ہے۔ یہ ولندیزی لفظ انگریزی میں چودھویں صدی عیسوی میں داخل ہوا۔ اور ولندیزی[2] واگن (wagen) سے ماخوذ ہے۔ شیکپیئر نے اپنے ایک مشہور حزینہ ڈرامے[3] میں اس لفظ کا استعمال کیا ہے۔ اردو میں غالباً انیسویں صدی کے آخر سے یہ لفظ استعمال میں آ رہا ہے۔

(الف) ولندیزی الفاظ جن کا ماخذ یونانی ہے۔

ولندیزی لفظ اسکیچ (sketch) جو انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوا ہے خود ولندیزی میں ایطالوی اور ایطالوی میں لاطینی

---

[1] اسک ۲۹۸ [2] اسک ۵۹۷

[3] Romeo & Juliet 1. 4. 59 ed (1623)

سے آیا ہے۔ یہ اردو میں خاکہ۔ خلاصہ۔ ڈھانچہ یا قدرتی منظر کے نقشے یا نقشہ کھینچنے کے معنی میں مستعمل ہے۔ یونانی ماخذ کا ایک دوسرا لفظ بس (bush) انگریزی کے ذریعے اردو میں داخل ہوا ہے لیکن یہ ولندیزی میں لاطینی سے آیا ہے۔ ولندیزی زبان میں یہ لفظ بش (bush) کے روپ میں پایا جاتا ہے۔ یہ انگریزی اور اردو میں لوہے یا فولاد کے چھلّے کے لئے مستعمل ہے جو دھرّے پر یا کسی سوراخ میں لگایا جاتا ہے جیسے موٹر کے بعض پرزوں کے ساتھ بش ہوتے ہیں۔

(ب) ولندیزی الفاظ جن کا ماخذ لاطینی ہے۔

ولندیزی لفظ اکسائز (excise) جو انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوا ہے خود ولندیزی میں فرانسیسی اور فرانسیسی میں لاطینی سے آیا ہے۔ یہ اردو میں آبکاری کے مفہوم میں بات چیت میں آتا ہے تحریر میں نہیں۔ لاطینی ماخذ کا ایک دوسرا ولندیزی لفظ کروزر (cruiser) بھی انگریزی کے ذریعے اردو میں داخل ہوا ہے۔ اردو میں یہ لفظ ایک خاص قسم کے جنگی جہاز کے معنی میں مستعمل ہے۔

(ج) ولندیزی لفظ جس کا ماخذ جرمن (درمیانی ہائی جرمن) ہے۔

ایک ولندیزی لفظ جس کا ماخذ درمیانی ہائی جرمن ہے انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوا ہے۔ یہ لک (luck) ہے۔

لک تقدیر، قسمت یا نصیب کے مفہوم میں بات چیت میں مستعمل ہے۔ اس کا مشتق لکی اور اس کے مرکبات لکی نمبر۔ لکی ڈپ وغیرہ بول چال کے علاوہ تحریر میں بھی رائج ہیں۔ "لک" اینگلو سیکسن زبان میں نہیں پایا جاتا۔ البتہ درمیانی انگریزی میں یہ لکی (lukke) کے روپ میں ملتا ہے۔ ولندیزی میں یہ لفظ لک (luk) کی شکل میں موجود ہے۔ اور درمیانی ہائی جرمن میں جو اس لفظ کا ماخذ ہے یہ لفظ "گے۔ لیوکے" (g. lucke) کی شکل [1] میں خوش قسمتی کے مفہوم میں آتا ہے۔

(ج) ولندیزی لفظ جس کا ماخذ اسکانڈینیویائی ہے۔

ایک ولندیزی لفظ جس کا ماخذ اسکانڈینیویائی زبان ہے انگریزی کے ذریعے اردو میں داخل ہوا ہے۔ یہ فرلو (furlough) ہے جو رخصت یا چھٹی کے مفہوم میں اردو میں مروج ہے۔ یہ لفظ ولندیزی میں ورلاف (Verlof) کے روپ میں موجود ہے۔ ولندیزی ورلاف رخصت یا چھٹی کے معنی دیتا ہے۔ ڈنمارک کی زبان میں بھی لفظ فورلو (furlou) کی شکل میں اور مذکورہ بالا معنی میں پایا جاتا ہے۔

---

(۱) اسک ۳۰۴۔